137

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 21۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈے سے زیرالتواء رکھی گئی قرارداد)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: مجید نظامی (مرحوم) نظریاتی صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دُعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین

(موجودہ قراردادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child) قرار دیا جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، Proper Hospital اور Qualified Staff کی سہولیات میسر نہ ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں House Job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی Job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔

138

3۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔

4۔ محترمہ لبنیٰ فیصل: اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جاسکے۔

5۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کرکے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔

139

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

منگل، 9-دسمبر 2014

(یوم الثلاثہ، 16-صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝١٠

سورة الشّمس آیات 1 تا 10

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی(1) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے(2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے (3) اور رات کی جب اُسے چھپا لے(4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا(5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا(6) اور انسان کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا(7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی(8) کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اِکو اِی حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنے تُوں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ تُوں جِند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں چہ شمار ہونا چاہی دا
آقا جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نُوں
ساڈا وی غلاماں چہ شُمار ہونا چاہی دا

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ صحت سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 689 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال پیر کاشف علی چشتی صاحب کا ہے، جی، سوال کا نمبر پکاریں۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! سوال نمبر 731 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: پی پی۔231 میں صحت کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*731: پیر کاشف علی چشتی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔231 ضلع پاکپتن میں صحت کے لئے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے ایسے منصوبہ جات ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہوئے، مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اور اس کی تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) محکمہ ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھاتا ہے؟

(د) ان منصوبہ جات کی تکمیل میں تاخیر کے باعث اس کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا اس کی منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف)

سات سکیمیں منظور ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت ٹبی لال بیگ

2۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت EB/75

3۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت جوگی ہانس

4۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت 129/EB
5۔ فراہمی آلات اور مرمت بنیادی مرکز صحت حسن آرائیں
6۔ نئی تعمیر بنیادی مرکز صحت 26/KB(جاموبودلہ)
7۔ فراہمی آلات دیہی مرکز صحت قبولہ

(ب) بنیادی مرکز صحت 26/KB(جاموبودلہ) کی بلڈنگ مکمل ہے۔ صرف بجلی کا کنکشن لگنے والا ہے جس کا ڈیمانڈ نوٹس محکمہ بلڈنگ نے فروری 2014 میں مبلغ۔/249100 روپے جمع کروا دیا ہے۔ تاحال کنکشن نہیں لگا ہے۔

(ج) بنیادی مرکز صحت 26/KB(جاموبودلہ) کا کنکشن لگوانے کے لئے محکمہ بجلی کے متعلقہ افسران سے روابط جاری ہیں۔ امید ہے کہ اسی ماہ ٹرانسفارمر اور بجلی کا کنکشن لگ جائے گا۔ جس کے بعد BHU کو فنکشنل کر دیا جائے گا۔

(د) بنیادی مرکز صحت 26/KB(جاموبودلہ) کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اس کی لاگت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ ڈیمانڈ نوٹس مبلغ۔/249100 روپے ماہ فروری 2014 میں محکمہ بجلی کو محکمہ بلڈنگ نے جمع کروا دیا ہے۔ تاخیر ہونے کی وجہ سے صرف یہی اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا دیں کہ 26/KB میں جو نیا BHU بنا تھا، یہ کب مکمل ہوا تھا اور اس پر کتنا خرچہ آیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بنیادی مرکز صحت 26/KB جاموبودلہ کی بلڈنگ فروری 2014 میں مکمل ہو گئی تھی وہاں پر بجلی کے کنکشن کا issue تھا۔ ڈیمانڈ نوٹس کے پیسے جمع کروا دیئے گئے ہیں لہذا یہ چند روز میں functional ہو جائے گا۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! یہ بلڈنگ 2009 میں مکمل ہوئی تھی اور اب چار پانچ سال گزرنے کے بعد یہ بتایا جا رہا ہے کہ اس کے بجلی کے کنکشن کا ڈیمانڈ نوٹس بھجوا دیا گیا ہے۔ اس بنیادی مرکز صحت پر 80/90 لاکھ روپیہ خرچہ ہوا ہے تو ایک طرف محدود وسائل ہیں اور دوسری طرف ہم یہ بلڈنگز بنا دیتے

ہیں اور اُن کا سوسائٹی کو کوئی correspondence benefit نہیں پہنچتا تو کوئی ایسا پلان ہے کہ بنیادی مراکز صحت اور گھوسٹ سکولوں کا اجراء کیا جائے تاکہ سوسائٹی کو ان کا benefit پہنچ سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مشیر صحت خواجہ سلمان رفیق صاحب میرے ساتھ موجود ہیں ہم نے محکمہ صحت کے تمام backlog نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اور الحمد للہ پچھلے 65/66 برس کا جو backlog تھا وہ بڑی تیزی سے نکل رہا ہے۔ بہت ساری خرابیاں اور بہت سارے معاملات تھے جن سے بالکل انکار نہیں ہے۔ محکمہ صحت میں جہاں جہاں recruitments کا issue تھا اور جہاں ڈاکٹرز کی non-availability کا issue تھا اُس کے لئے جناب چیف منسٹر نے بڑی مہربانی فرماتے ہوئے summary approve کر دی تھی جس پر process جاری ہے۔ معزز ممبر جس بلڈنگ کی نشاندہی کر رہے ہیں محکمہ صحت نے خواجہ سلمان رفیق صاحب کی سربراہی میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسی جو بھی نشاندہی ہوا کرے گی سوال کرنے والے متعلقہ معزز ممبر کو ساتھ لے کر وہاں جایا کریں گے اور موقع پر جا کر اُس کی اصل حقیقت دیکھ کر عملدرآمد بھی کرائیں گے۔ جہاں تک اس بلڈنگ کا تعلق ہے تو اس کو انشاء اللہ چند روز میں functional کر دیا جائے گا۔

پیر کاشف علی چشتی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وہاں پر جو existing ڈاکٹرز ہیں اُن میں سے کسی کی وہاں پر additional duty لگا دی جائے تاکہ اُس کا اجراء ہو جائے اور subsequently جب وہاں پر recruitment ہو گی تو وہاں پر نیا ڈاکٹر آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! نئی recruitment کی اجازت بھی ہو گئی ہے اور process بھی almost complete ہو گیا ہے لیکن اگر پھر بھی معزز ممبر سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا solution کر کے وہاں پر کسی کی ڈیوٹی لگا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1260 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1261 بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1325 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1330 بھی محترمہ

راحیلہ انور صاحبہ کا ہے یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1371 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1527 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1561 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1579 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1580 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1589 سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1590 بھی سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1593 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1594 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1608 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1610 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1650 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1744 ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1747 بھی ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اقتدار شیخ علاؤالدین ایوان میں داخل ہوئے)

بڑا افسوس ہے، افسوس اور معذرت دونوں ہی باتیں ہیں۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ یہ کہیں نہ کہیں یہاں نزدیک ہوں گے، سب نے کہا کہ نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1788 مہر خالد محمود سرگانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1796 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*1796: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ ضلع گجرات میں کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں اور کتنی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں، کیا ان ملازمین کی رہائش گاہیں ہسپتال میں موجود ہیں اگر نہیں تو حکومت لیڈی ڈاکٹرز کے لئے رہائش گاہیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں آؤٹ ڈور روزانہ کتنے مریض چیک ہوتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت خالی پوسٹوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(د) اس ہسپتال میں 14-2013 میں دوائیوں کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، نیز حکومت ہسپتال میں ایمبولینس فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال ڈنگہ میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 35 ہے اور ان میں 21 اسامیوں پر ملازم کام کر رہے ہیں 14 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Anesthetist (1), Women Medical Officer (2), Pediatrician (1), Charge Nurse (2), Mid Wife (1), Tube Well Operator (1), Store Keeper (1), Gate Keeper (1), Ward Servant (2), Naib Qasid (1), Chowkidar(1)

ہسپتال میں کسی قسم کی رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔ یہ ہسپتال 8 کنال رقبہ پر تعمیر ہوا ہے۔ ہسپتال میں رہائشوں کی فراہمی کے لئے سکیم بنالی ہے چونکہ رہائشوں کی تعمیر کے لئے جگہ کم ہے اس لئے ملٹی سٹوری رہائشیں تعمیر کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے۔

(ب) ہسپتال میں روزانہ آؤٹ ڈور میں 215 سے زیادہ مریض چیک ہوتے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ محکمہ صحت کی پالیسی کے مطابق تمام اسامیوں پر عملہ کی دستیابی پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

(د) برائے سال 14۔2013 میں ادویات کی فراہمی کے لئے 6 لاکھ 80 ہزار مختص کئے گئے ہیں۔ ایمبولینس کی فراہمی کے سلسلے میں گزارش ہے گورنمنٹ اس کے لئے سپیشل سکیم کے تحت فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر ایمبولینس مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) کے جواب میں کہا ہے کہ ہسپتال میں روزانہ آؤٹ ڈور میں 215 سے زیادہ مریض چیک ہوتے ہیں۔ ہسپتال میں کم از کم 215 مریض ہوتے ہیں لیکن میرے خیال کے مطابق وہاں 500 تک مریض ہر روز آؤٹ ڈور میں آتے ہیں لیکن عملہ بہت کم ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو posts ابھی تک پُر نہیں ہوئیں حکومت کب تک انہیں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جس طرح ہمارے معزز ممبر نے کہا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ سمری already approve کر دی ہے۔ ہم اس کو advertise کرنے لگے ہیں اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ دو سے تین ماہ میں یہ تمام بھرتیاں اور specially ان کے ہسپتال کی بھرتیاں بھی مکمل ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ بھی اگر میاں طارق محمود صاحب اس اجلاس کے بعد چاہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں۔ اگر ان کو مزید ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر مریض زیادہ ہیں۔ یہ معزز پارلیمنٹیرین ہیں ان کو بالکل زیادہ پتا ہے اس لئے اس اجلاس کے بعد ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر ان کو اپنے ہسپتال کے لئے مزید کوئی requirement ہو گی تو ہم وہ بھی دینے کو تیار ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ ہسپتال میں کسی قسم کی رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔ یہ ہسپتال 8 کنال رقبہ پر تعمیر ہوا ہے۔ ہسپتال میں رہائشوں کی فراہمی کے لئے سکیم بنالی ہے چونکہ رہائشوں کی تعمیر کے لئے جگہ کم ہے اس لئے ملٹی سٹوری رہائشیں تعمیر کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جس طرح دو تین ماہ کا کہا ہے۔ یہ ایک ہسپتال کا مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہاں روزانہ 500 کے قریب مریض آتے ہیں تو پھر دو تین مہینے کی بات تو نہیں ہونی چاہئے۔ یہ صرف بتا دیں کہ فلاں تاریخ تک رہائشوں کا کام بھی شروع ہو جائے گا اور عملہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ اس سے ضروری اور کیا کام ہو سکتا ہے کہ پورے علاقے میں ایک میٹرنٹی ہسپتال ہے اور اس کی حالت یہ ہے۔ یہ خود کہتے ہیں کہ وہاں 215 مریض آتے ہیں لیکن میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں کہ وہاں پر 300 تک خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہاں رہائش گاہیں نہیں

ہیں جس کی وجہ سے لیڈی ڈاکٹر اور نرسیں دور سے آتی ہیں تو 24 گھنٹے سروس نہیں ہوتی اس لئے میٹرنٹی ہسپتال کا مقصد تو اسی وقت حل ہو سکتا ہے کہ وہاں پر ڈاکٹروں کے لئے رہائشیں ہوں اس کے لئے proposal بھی ہے یہ صرف مجھے اتنا بتا دیں کہ یہ کام کب تک شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا ہے اور میں نے دو تین ماہ کی بات پورے پنجاب کی کی ہے۔ اس کے لئے ایک process ہے۔ اس کے لئے definitely اشتہار آئے گا، اس کے بعد کچھ دن دیئے جائیں گے اور پھر interview process ہو گا۔ میں نے specifically ان کے ہسپتال کے متعلق دو تین ماہ نہیں کہا بلکہ overall پورے پنجاب کے معاملہ میں یہ کہا ہے۔ میری معزز ممبر صاحب سے درخواست ہے کہ اس اجلاس کے بعد ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ انہوں نے عملہ کی بات کی ہے تو ہم وہ پورا کر دیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم ان کو دو تین ماہ کے بجائے ایک ماہ میں ہی as soon as possible کر دیں۔ اس وقت تک اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی عارضی بندوبست کرنا ہے تو ہم وہ بھی کر کے دینے کو انشاء اللہ تعالیٰ تیار ہیں۔ اس کے علاوہ جو رہائشوں کا مسئلہ ہے تو وہاں جگہ اتنی زیادہ موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں ملٹی سٹوری رہائشیں تعمیر کرنا پڑیں گی۔ اس سلسلہ میں اب تک ADP میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ وہ رہائشیں تعمیر کرے گی لیکن پھر بھی ہم میاں طارق محمود صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اِسے نہیں کرتی تو ہم اپنے ADP میں اس ہسپتال کی رہائشیں تعمیر کرا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ اتنی لمبی تو بات ہی نہیں، یہ تو دو منٹ کی بات ہے۔ یہ میرے بھائی ہیں، میں ان کے ساتھ ضرور بیٹھوں گا لیکن یہ بتا دیں کہ کب تک رہائشوں کا کام شروع ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بلڈنگ بنی ہے اور ایک طریق کار کو adopt کیا جائے گا۔ آج کل موسم ایسا ہے اور اس کا اثر میرے معزز بھائی پر ہو گیا ہے۔ آج کل موسم ایسا ہے کہ سب کچھ آناً فاناً کر دیا جائے تو الہ دین کے چراغ سے تو معاملہ حل نہیں ہو نا حکومت پنجاب کے محدود دستیاب وسائل کو دیکھتے ہوئے ہم سب کو اس کا ادراک کرنا پڑے گا۔ ہماری سب سے پہلی priority صحت اور تعلیم ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی priority بھی یہی ہے۔ ہم یہ بالکل نہیں کہتے کہ آپ suffer نہیں کر رہے۔ آپ یقیناً suffer کر رہے ہوں گے اور آپ کی مشکلات

بھی ہوں گی لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ان مشکلات کے اندر رہتے ہوئے آپ کے علاقہ کے لئے جو کچھ بھی ہو سکا ان کا جو حق ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو فوراً کرتے ہیں۔ میں آج ابھی اسی وقت آپ کے ساتھ بیٹھنے کی بات کر رہا ہوں۔ میں کوئی دس دن بعد بیٹھنے کی بات نہیں کر رہا۔ یہ اجلاس جس وقت ختم ہو گا تو میں اور خواجہ سلمان رفیق صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کے فضل سے اگلے اجلاس میں جب ہماری باری آئے گی تو آپ مطمئن ہوں گے اور یہ سوال دوبارہ نہیں کر رہے ہوں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ دونوں یہاں ایوان میں موجود ہیں۔ ان دونوں کی موجودگی میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ صرف اتنا کہہ دیں کہ ایک ماہ کے اندر کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہماری گفتگو سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ یہاں ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اگر یہ اتنا بھی نہیں کر سکتے تو پھر ان سارے معاملات کا کیا فائدہ ہے۔ یہ بڑا serious issue ہے۔ یہ بتا دیں کہ فلاں دن تک یہ کام شروع ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی محترم طارق محمود صاحب سے دوبارہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے ADP میں رقم رکھی جاتی ہے out of the way جا کر تو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ہاں، out of the way کا ایک طریقہ ضرور ہے کہ جو صوابدیدی فنڈ میاں طارق محمود صاحب کو ملتا ہے، جو تمام ممبران اسمبلی کو بھی ملتا ہے۔ اگر واقعی یہ مسئلہ بہت اہم ہے تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ اپنا صوابدیدی فنڈ بھی اس میں استعمال کر دیں بقیہ کوئی کمی بیشی ہو گی تو ہم انشاء اللہ اسے پورا کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 8 کنال زمین جو ڈنگہ کی سب سے قیمتی زمین ہے وہ میں نے اپنے پاس سے ہسپتال کو دی ہے۔ یہ ہسپتال ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈز سے بنا ہے پنجاب حکومت کا ایک پیسا بھی وہاں پر خرچ نہیں ہوا۔ یہ صرف دو چار رہائشیں بنانے کے لئے تیار نہیں تو یہ کیا بات ہے؟ یہاں ساری حکومت بیٹھی ہوئی ہے۔ وہاں پر کوئی ایمبولینس بھی نہیں ہے اور اکثر لوگ مجھے فون کرتے ہیں۔ یہ تھوڑی سی مہربانی کریں یہاں سیکرٹری صحت بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ پنجاب حکومت کا مسئلہ ہے۔ انہیں چاہئے تھا اور پہلے ہی کہہ دیتے کہ ٹھیک ہے ہم یہ کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! میں بھی آپ دونوں صاحبان اور سیکرٹری صحت سے دو منٹ کی ملاقات کرنا چاہوں گا۔ آپ مجھے بھی دو منٹ کا وقت دیں۔ اس کے علاوہ میاں صاحب کے مسئلہ کو بھی حل کرنے کے لئے انہیں وقت دیں اور ان کے اس مسئلہ کو حل کرائیں۔ ان کا یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہم نے بڑے ادب سے ان کو کہہ دیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پہلی priority میں آئندہ ADP میں اس معاملہ کو رکھ لیں گے اور رہائشیں تعمیر کر دی جائیں گی۔ معزز ممبر timeframe مانگ رہے ہیں تو آپ خود سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ میں ایک یا دو ماہ کا timeframe دے سکوں۔ انشاء اللہ as soon as possible ان کا معاملہ اللہ کے فضل سے حل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اسی سوال کے متعلق نہایت دست بدست عرض کرنی ہے۔ میرے محترم بھائی بتا رہے تھے کہ ہم دو تین مہینوں میں ڈاکٹروں کی کمی پوری کر دیں گے۔ میرا سوال تھوڑا سا لمبا ہے یہ ذرا دھیان سے سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ اگر تجویز دیں گے تو وہ اور بات ہے اور اس کا طریق کار آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے ایوان میں جو غلط بیانی کی ہے وہ بھی تو میں نے بتانی ہے کہ انہوں نے کیا کہا ہے ویسے خواجہ صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں لیکن مجھے عرض تو کرنے دیں، ایوان کے علم میں تو لانے دیں کہ بات کیا ہے اور اصل حقائق کیا ہیں؟ گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنی سیٹ پر تشریف لے جائیں کیونکہ یہ منسٹر صاحب کی سیٹ ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں میں اپنی سیٹ پر چلا جاتا ہوں۔ ہمارے محترم بھائی اور ہم ایک جیسے ہی ہیں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ماسوائے خواجہ سلمان صاحب کے ان کے بھی ہاتھ میں کچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! نہیں، سب کے پاس ہے، ہمارے ہاتھ میں پنسل اور کاغذ بھی ہیں اور یہ سب کے پاس ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!مانیں نہ مانیں، میں نے حقیقت بیان کر دی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جناب جاوید محمود خان صاحب بڑے طاقتور قسم کے چیف سیکرٹری تھے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب!اللہ کا شکر ہے وہ اب بھی ہیں، بے شک وہ کسی اور محکمے میں ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں نے عرض کیا ہے کہ وہ چیف سیکرٹری تھے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب!اچھا ٹھیک ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں نے ان سے کہا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب!ضمنی سوال کریں۔ یہ ضمنی سوال میں ان سے کیسے پوچھ سکتا ہوں یہ بتائیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!Rules کے مطابق اگر میں بات کروں گا تو بات بڑھ جائے گی۔ براہ مہربانی مجھ سے وہ نہ کہلوائیں، مجھے بات کرنے دیں میں پبلک کے مفاد کی بات کرنا چاہتا ہوں کوئی حکومت کے خلاف نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب!Supplementary question regarding this question

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!آپ ضمنی سوال کیوں bulldoze کرتے ہیں؟ وقفہ سوالات کو آپ اس طرح سمجھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب!میں جو بھی سمجھتا ہوں آپ سے گزارش یہ کی ہے کہ۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!آپ میری بات سن لیں یا آپ کو پہلے ہی الہام ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب!ضمنی سوال کریں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ضمنی سوال اتنا کوئی ضروری نہیں ہے، وہ اتنا بھی ہو سکتا ہے، کہاں لکھا ہے کہ سوال کی wording اتنی ہو، وہ آپ مجھے بتادیں؟آپ بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب!آپ کون سی کتاب پر یقین رکھتے ہیں وہ مجھے بتا دیں پھر میں اس کے مطابق چلوں؟

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! کہاں لکھا ہے کہ سوال کا سائز اتنا ہونا چاہیئے؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کیوں اپنا اور میرا ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ جتنا وقت لگا رہے ہیں آپ اگر مجھے عرض کرنے دیں تو شاید اب تک سوال ختم بھی ہو چکا ہوتا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: سندھو صاحب! بولیں۔ ان کو بولنے دیں، ذرا غور سے سنیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ [***]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں، آپ درمیان میں بولتے ہیں تو میرا tempo ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ مجھے بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری غلط بیانی کر رہے ہیں، آپ بات کریں گے تو میں ان سے پوچھوں گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات ہی کر رہا ہوں میں کوئی ہیر رانجھا تو نہیں پڑھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! مجھے پہلے یہ تو بتائیں آپ نے کتنا وقت لیا ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وقت تو دیا ہی نہیں اور نہ ہی آپ مجھے بولنے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنا سوال اس ایوان میں کیوں نہیں دیتے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ چُپ کریں گے تو میں سوال دوں گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! بہت افسوس ہے۔ بات کریں جو آپ نے کرنی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر دیکھ لیں یہی تو بات ہے اگر آپ کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے تو بلڈ پریشر کی گولی منگوا لیتے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کی بات میں اکیلا نہیں سن رہا ہوں یہ ایوان کا وقت ہے میرا اور آپ کا وقت نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایوان کا وقت بہت ہے۔ کام کی بات کرنی ہے، پورے پنجاب کی بات ہے اور بڑے کام کی بات ہے۔ آپ مجھے بات کرنے دیں گے تو پھر اس سے بہتری ہی ہو گی کچھ غلط نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! وقت کا خیال بھی رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ محترم بھائی نے کہا ہے کہ تین مہینے میں ہم ساری appointments کر دیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ واقعی کر دیں گے یا ایوان کے سامنے غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے کیونکہ آج سے چھ سال پہلے کی بات ہے میں نے جاوید محمود صاحب سے کہا کہ کسی BHU میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے اور انہوں نے کہا کہ چھ مہینے دیں، سارے doctors complete ہو جائیں گے تو میں نے کہا کہ چھ مہینے نہیں آپ ایک سال میں کر دیں۔ آج تک جتنے ہیلتھ سیکرٹری آئے ہیں میں نے سب سے عرض کیا ہے کہ BHU، RHC اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال یا کسی ہسپتال میں ڈاکٹرز کی تعداد پچھلے چھ، سات سال میں complete نہیں ہوئی تو کیا ان کے پاس الہ دین کا چراغ ہے، یہ وضاحت فرمائیں کہ کتنے ڈاکٹرز رکھنے ہیں، کب تک رکھنے ہیں، اگر پبلک سروس کمیشن کے through رکھ رہے ہیں تو پبلک سروس کمیشن نے کیا تاریخ دی ہے، اِس وقت یہاں کیا status ہے اور appointments کس stage پر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے دوست، میرے بھائی نے بڑی مفصل بات کی ہے جبکہ سوال بہت simple and easy تھا۔ میں نے ابھی آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے جو بات کی ہے میں اپنی اس بات پر قائم ہوں۔ جو process ہم شروع کر رہے ہیں اس process کے against جتنی vacancies cover ہوتی ہیں ان کو ہم دو یا تین ماہ میں complete کر لیں گے میں نے یہ بات کہی ہے، میں نے قطعاً یہ بات نہیں کہی کہ ہم پورے پنجاب میں ہر جگہ دودھ اور شہد کی نہریں بہا دیں گے اور تمام جگہوں پر ڈاکٹروں کی non availability کا issue ختم کر دیں گے۔ جتنا لمبا سوال ہوا ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایوان کو تھوڑا سا اس کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!انہوں نے پہلے جو عرض کیا ہے اگر آپ اس کا ریکارڈ نکال کر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ پہلے انہوں نے کیا کہا ہے اور اب یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میں بالکل اپنی بات کو own کر رہا ہوں۔آپ بالکل ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!پہلے انہوں نے کہا ہے کہ ہم پبلک سروس کمیشن کے through recruitment کر رہے ہیں اور اب یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میں نے تو کمیشن کا نام ہی نہیں لیا۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!Recruitment کی ایک پالیسی ہوتی ہے اور سارے ہسپتالوں کے لئے یہ recruitment policy ایک جیسی ہی ہونی ہے تو ان سے کہیں کہ ذرا وہ فرمائیں۔

جناب سپیکر:سندھو صاحب!سارے صوبے میں ایک ہی recruitment policy ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میری آپ کے توسط سے طاہر سندھو صاحب سے یہ درخواست ہے کہ پہلے ڈاکٹرز کی recruitment پر ban تھا،جو BHU,s اور RHC,s پر ban جناب چیف منسٹر نے relax کر دیا تھا اس کا process شروع ہو چکا ہے اور completion ہونے والا ہے۔اس کے بعد جو اگلا step ہے جو کہ ڈاکٹرز کی non availability کا issue ہے اس کی سمری بھی ہم نے چیف منسٹر سے منظور کروالی ہے اور اس کو ہم process میں لانے لگے ہیں لیکن جب تک ہم اس معاملے کی اصل تہہ تک نہیں پہنچیں گے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک ہمارے دوستوں کو شاید اندازہ نہیں ہوگا۔میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ پینسٹھ برس کا backlog تھا جس کو ہم ٹھیک کرنے جا رہے ہیں۔ڈاکٹرز کی پروموشن گزشتہ بیس بیس،پچیس پچیس سال سے نہیں ہوئی تھی،ہم نے آج الحمدللہ ایسا road map set کر دیا ہے کہ اگلے پندرہ برس تک ڈاکٹرز کی automatically promotions ان کی باری آنے پر ہو جایا کریں گی اور جو ڈاکٹرز کی non availability کا issue ہے اس میں ہم سب کہیں نہ کہیں ذمہ دار ہیں۔ڈاکٹرز آپ کے سامنے ہیں اگر 100 فیصد کوٹا ہوتا ہے تو اس میں کتنے فیصد بچے اور کتنے فیصد بچیاں ہوتی ہیں اور یہ سپریم

کورٹ کا حکم ہے اس میں ہم gender discrimination نہیں کر سکتے تو جب بچیاں اور بچے تعلیم حاصل کر لیتے ہیں اور اس کے بعد وہاں پر جا کر join نہیں کرتے تو یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ حکومت نے ان تمام چیزوں کو دیکھنا ہے اور ہم ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے اپنی نئی پالیسی بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش اور خواہش بھی یہی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے ہم اس issue پر قابو پا لیں۔ ہم جتنی بہتری لا سکیں گے بالکل لائیں گے اور میں پھر یہ repeat کرتا ہوں کہ میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ اگلے دو سے تین ماہ میں پورے پنجاب میں ہر جگہ پر ڈاکٹرز موجود ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، correction ہو گئی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کا جواب satisfactory نہیں ہے۔ میں جو پوچھ رہا ہوں اس حوالے سے تو انہوں نے کوئی بات ہی نہیں کی اور سوال گندم جواب چنا والی بات ہے۔ اب یہ گھوم کر پیچھے آ گئے ہیں کہ ہم پالیسی بنا رہے ہیں۔ کیا سات سال سے ہم پالیسیاں ہی بنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ approval ہو چکی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور ہیلتھ سیکرٹری یہاں تشریف فرما ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس ایوان میں categorical statement دیں کہ کب تک ساری vacancies fill ہو جائیں گی؟ یہ categorical statement کیوں نہیں دیتے، یہ تو beating about the bush ہے اور یہ ہمیں ایسی vague statements دے کر جانا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں enough is enough now. ان کو کچھ کرنا چاہئے لہذا یہ کچھ کام بھی کریں مگر simple یہ نہیں کہ صرف آئے، گپ شپ لگائی اور چلے گئے۔ ان سے کہیں کہ یہ تینوں آپس میں مشورہ کر کے ایوان کو بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بڑی practical بات کرنے کا عادی ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے ماضی کے بارے میں جن دوستوں کو پتا ہے کہ میں جو بات کرتا ہوں اس پر پہرہ دیتا ہوں۔ انہوں نے اختیارات کی بات کی ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے جتنے اختیارات آئین اور قانون مجھے دیتا ہے الحمد للہ وہ تمام اختیارات میں پچھلے چھ برس سے استعمال بھی کر رہا ہوں اور چیف منسٹر صاحب نے دیئے بھی ہوئے ہیں۔ اگر کسی کو نہیں دیئے تو وہ kindly اپنی پالیسی اور اپنے روّیے پر نظر ثانی کریں۔

MR SPEAKER: Don't be personal to each other.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کی جو suggestion ہے اس پر ہم بالکل عمل کریں گے۔ ان کو اگر کوئی confusion ہے جیسے میں نے پہلے میاں طارق محمود صاحب سے بھی عرض کی کہ بیٹھ کر ہم بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے نشاندہی کی ہے، آپ کو کوئی تجویز نہیں دی بلکہ انہوں نے آپ سے سوال کا جواب پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ان کے سوال کا جواب انہیں دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

MR SPEAKER: Supplementary on this question but this is the last.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ڈاکٹر جو بھرتی کئے جا رہے ہیں BHUs میں ان کی اجازت دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے متعلق پوچھیں جو چل رہا ہے۔ اسی سوال پر ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ڈاکٹرز کی بھرتی پر ہی بات کر رہا ہوں۔

MR SPEAKER: Order Please, Order Please.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن اضلاع میں PRSP کے پاس BHUs ہیں وہاں ڈاکٹرز کیسے بھرتی ہوں گے کیونکہ وہ تو ان کی domain میں ہی نہیں آتے۔ جو BHUs خالی پڑے ہوئے ہیں وہاں پر بھرتی کیسے ہو گی؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: دوسرا سوال آپ نہیں کر سکتے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے ابھی عرض کر دیا تھا کہ چیف منسٹر پنجاب BHUs اور RHCs میں recruitment process کو complete کرنے کی already approval دے چکے ہیں۔ اس کو advertise بھی کر دیا گیا ہے اور انشاء اللہ دو یا تین ہفتے میں یہ process مکمل کر لیا جائے گا۔ اگر specific کسی جگہ کی نشاندہی میرے بھائی کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کریں اس پر بھی میں ان کو بتادوں گا کہ کتنی دیر لگے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سارے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب جو منظوری دے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ PRSP کی بات کر رہے ہیں کہ وہ آپ کی domain میں نہیں آتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جن اضلاع میں PRSP ہے وہاں محکمہ صحت ڈاکٹرز بھرتی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ انہوں نے بات سن لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ہمارا target یہ ہے کہ ہم تمام BHUs کو functional کر دیں کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ BHUs ماضی میں اس طرح سے functional نہیں رہے۔ ہم نے حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے اور حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے آگے چل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو process شروع ہوا ہے جب اس کا completion ہو گا تو ہمیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم اس میں کتنے percent کامیاب ہوئے ہیں اور کتنے ناکام ہوئے ہیں۔ اس میں اگر مزید کوئی چیز رہ جائے گی تو definitely اس کے لئے دوبارہ کچھ نہ کچھ ضرور کر لیں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ میاں صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر:.No, no supplementary you can't do آپ تشریف رکھیں اور ہم اس سے آگے جا چکے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ہو کر بات کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر ان کو disqualify کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ جی، اگلا سوال بھی میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر پکاریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1797 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: آر ایچ سی میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*1797: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ ضلع گجرات میں ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز کی کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں ان میں سے کتنی اسامیاں خالی ہیں کیا حکومت ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ سنٹر کے لئے فوری ایمبولینس خریدنے اور ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کو قابل استعمال بنانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں لیڈی ڈاکٹر کی کل دو منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ حکومت پنجاب محکمہ صحت ان خالی پوسٹوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ڈاکٹر کی تعیناتی کر رہی ہے جو کہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں ایمبولینس موجود ہے اور کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹس سے rough cost estimate حاصل کئے گئے ہیں اور ان کی سکیم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے بھیجی جا رہی ہیں فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ہی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں ایمبولینس موجود ہے اور کام کر رہی ہے۔ ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کی مرمت کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے rough cost estimate حاصل کئے گئے ہیں اور ان کی سکیم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے بھیجی جا رہی ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے ساتھ ہی مرمت کا کام شروع ہو جائے گا۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا کتنا estimate ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اس وقت estimate دینا تو ممکن نہیں ہے البتہ میرے بھائی fresh question کر دیں تو میں ان کو پوری detail دے دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے ویسے ہی پتا کرنا ہے تو میں نے ان سے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں انہیں پوری تفصیل منگوا کر دے دیتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ خود بتا دیں اور سارا ایوان یہاں موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ estimate بھیجے ہوئے ہیں جس پر میں نے کہا ہے کہ کتنے estimate ہیں اگر یہ بھی ان کو معلوم نہیں ہے تو پھر ضمنی سوال کیا رہ گیا اور اس کا کیا مقصد رہ گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ چونکہ exact amount مانگ رہے ہیں تو ان کو چاہئے تھا کہ سوال کے اندر یہ بھی سوال کر لیتے تو ہم ان کو exact amount دے دیتے۔ میں کوئی دس سال بعد کا وعدہ نہیں کر رہا بلکہ دس منٹ بعد کا وعدہ کر رہا ہوں۔ یہ میرے ساتھ اس سیشن کے بعد بیٹھیں جیسے آپ کا حکم بھی ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا ہے تو میں ان کو انشاء اللہ detail provide کر دوں گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 22۔اکتوبر 2014 کو موصول ہوا ہے۔ کیا ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بندہ وہاں گیا ہے جس نے اس کا visit کیا ہو کیونکہ وہاں ڈاکٹرز کی رہائش گاہوں کی حالت بہتر نہیں ہے۔ میٹرنٹی ہسپتال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آٹھ کنال زمین ہے۔ اب وہاں پر تین ایکڑ زمین موجود ہے لیکن آپ یقین جانیں کہ اگر کوئی ان کی رہائش گاہوں کو جا کر دیکھے تو حشر وہی ہے جو میں نے بس سٹینڈ کے بارے کہا تھا کہ اتنی بُری حالت کسی جگہ پر نہیں ہے۔ اگر ہیلتھ کے ساتھ ہمارا ایسا سلوک ہے جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہماری بہت اچھی کارکردگی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ

صرف وہاں جا کر دیکھ لیں تو انہیں پتا چل جائے گا کہ کیا صورتحال ہے اور آپ جز(ب) خود پڑھ لیں کہ جو بلڈنگ dangerous ہے کیا اس پر محکمے کا یہ جواب آنا چاہئے؟

MR SPEAKER: Parliamentary Secretary Sahib! Be careful.

معزز ممبران: ڈھلوں صاحب پارلیمانی سیکرٹری نہیں بلکہ چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں کسی کا نام نہیں لے رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں نے اپنی بات کے آغاز میں ہی یہ ذکر کیا تھا کہ ہم نے اپنی پالیسی کو تھوڑا change کیا ہے کہ اب جب کوئی ممبر سوال کرے گا تو ہم دیکھیں گے کہ جس سوال پر فوری respond کرنے کی ضرورت ہو گی اور serious نوعیت کا سوال ہو گا تو چاہے حکومتی یا اپوزیشن کا ممبر ہو گا، ہم اس سے متعلقہ ممبر کو ساتھ لیں گے اور on the spot ان کے سوال کا جواب تلاش کریں گے۔ طارق محمود صاحب والے issue پر ان کو assurance دیتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے پاس گجرات میں خود آئیں گے اور خود وہاں ان کے ساتھ بیٹھ کر تمام معاملات کو ٹھیک کریں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ آئین کی دفعہ جس کے تحت ہر شہری کو medical facilities provide کرنا ضروری ہیں، یہ پالیسی کی بات کرتے ہیں جبکہ میں آئین کی بات کرتا ہوں۔ میرے محترم بھائی سے پوچھیں کہ آئین کی کون سی وہ دفعات ہیں جو provide کرتی ہیں کہ mandatory medical treatment ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: کچھ باتیں common sense سے بھی چلتی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

You're Honour! Speaker is not supposed to come for the rescue of the Parliamentary Secretary or for that matter, the Minister…

MR SPEAKER: What are you talking gentleman? Don't say like this.

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے آئین کا آرٹیکل بتا دیں کہ کس کے تحت وہ اس پالیسی کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جب اس کی ضرورت ہو گی تو وہ بتا دیں گے۔ جی، آپ کا بہت شکریہ۔ ایسا نہ کیا کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا بھی ضمنی سوال ہے لیکن جن کا سوال ہے ان کو تو کرنے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا آگے سوال ہو۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: انہوں نے کہا ہے کہ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! معزز ممبر کو ladies سے بات کرنے کا پتا نہیں ہے۔ میں بات کرنا چاہ رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ "چپ کر کے بیٹھو" یہ کیا nonsense ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کی دل آزاری ہوئی ہے تو اس بات کو جانے دیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے تو نہیں کہا۔

جناب سپیکر: آپ کو کچھ خیال کرنا چاہئے۔ آپ ایوان کے ممبر ہیں اور وہ بھی معزز ممبر ہیں۔ آپ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور آپ direct کسی سے بات نہ کریں۔ مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محرک نے اجازت دی ہے کہ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں سوال کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ ضلع گجرات میں ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں؟ اس کا جواب جو انہوں نے دیا ہے اس میں ڈاکٹرز کو بالکل گول کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: سب ڈاکٹرز ہی ہوتے ہیں، لیڈی ڈاکٹر ہوں چاہے مرد ڈاکٹر ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہے کہ ڈاکٹرز بھی ہوتے ہیں اور لیڈی ڈاکٹرز بھی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جیسے آپ ایم پی اے ہیں اور دوسرے بھی ایم پی اے صاحبان ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے مرد ڈاکٹرز کو omit کر دیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ سوال کو پہلے غور سے پڑھا جائے تب اس کے مطابق جواب آئے۔ دوسرا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ سوال کے موصول ہونے تک پورا ایک سال کا period ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان پوسٹوں کو پُر کر رہے ہیں یعنی پورا ایک سال ہو گیا ہے لیکن اس میں کوئی

پیش رفت نہیں ہے۔ میں توجہ یہ کرانا چاہتا ہوں کہ BHUs اور RHCs میں خواتین اور مرد ڈاکٹرز نہیں جاتے۔ پچھلی دفعہ جب وقفہ سوالات تھا تو اس وقت بھی میں نے اس حوالے سے نشاندہی کی تھی تو اس وقت انہوں نے کہا کہ ہم اپنی پالیسی کو review کریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ بڑے شہر کے اندر جب ڈاکٹر appoint ہوتا ہے تو اس کی تنخواہ بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کے لئے بڑے شہر کی آسانیاں بھی موجود ہوتی ہیں لیکن جب اس کو BHU یا RHC میں بھیجتے ہیں تو اس کی تنخواہ بھی کم ہو جاتی ہے اور اس کے لئے آنے جانے اور بچوں کی ایجوکیشن جیسی مشکلات بھی بڑھ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات غور سے سنیں۔ شاہ صاحب کا ضمنی سوال تو نہیں بنتا بہر حال ان کی تجویز آ گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی تھی کہ BHUs اور RHCs میں جو ڈاکٹر بھیجتے ہیں ان کو hard area الاؤنس یا رورل سروس الاؤنس دیں کیونکہ اس سے ان کی presence وہاں بہتر ہو جائے گی۔ مجھے یاد ہے کہ خواجہ سلمان رفیق صاحب نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ بہت اچھی تجویز ہے اس پر ہم غور کر رہے ہیں۔ ایک سال بعد یہ جواب آیا ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر ان کی کیا پالیسی بنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! جیسے میرے معزز بھائی نے دو باتیں کی ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا کہ سوال کو دیکھ لینا چاہئے تو سوال کو میں دیکھ رہا ہوں کہ پوچھا گیا ہے کہ گورنمنٹ رورل ہیلتھ سنٹر ڈنگہ میں لیڈی ڈاکٹرز کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں پوچھی گئی تھیں جو کہ بتا دی گئی ہیں کہ دو اسامیاں ہیں اور ان کی تعیناتی کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں اس معزز ایوان میں وضاحت کر دیتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تعیناتیوں کا عمل مکمل کیا گیا تھا لیکن آپ کو وہ issue یاد ہو گا کہ بہت سارے لوگوں نے join نہیں کیا تھا۔ ان میں سے بہت سارے لوگ ٹریننگ پر تھے تو انہیں E.O.L دینی پڑی۔ ابھی ہم نے اس کا متبادل حل یہ نکالا ہے کہ ایڈہاک appointment کے لئے ان کی ریکوزیشن بھیج کر ان کی appointments کر رہے ہیں۔ یہ process شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔ بہت جلد سے مراد ہے کہ ایک آدھ مہینے کے اندر ہی یہ مکمل ہو جائے گا within this month or may be جنوری کے دو ہفتوں کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا انشاء اللہ۔

جناب سپیکر! دوسری بات آپ نے جو کہی تو آپ کی تجویز اس دن بھی بہت بہترین تھی اور آج بھی بہت بہترین ہے جس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور پہلے اس دن سلمان رفیق صاحب نے بھی شکریہ ادا کیا تھا اور میں آج دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے مثال کے طور پر بہاولپور میں۔۔۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسامیوں کو بڑی جلدی fill up کرتے ہیں BHUs میں تو کوئی ڈاکٹر جاتا نہیں ہے کیونکہ 70 فیصد تو یہ لڑکیاں بھرتی کرتے ہیں جبکہ صرف 30 فیصد مرد ڈاکٹر ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: لڑکیاں بھی اسی پاکستان کی شہری ہیں اور آپ یہ بات نہ کریں۔ مہربانی کریں قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے بلکہ لڑکیاں تو وہاں پر جانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔یہ ریکروٹمنٹ کر بھی لیں گے تو پھر بھی دیہی علاقوں میں اسامیاں fill up نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہاں پر لڑکیاں جانے کے لئے تیار نہیں ہوں گی۔

MR SPEAKER: Qureshi Sb! All citizens of Pakistan have equal rights under the Law, under the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں ابھی چونکہ بات کر رہا تھا لیکن محترم انیس قریشی صاحب نے ضمنی سوال کر دیا۔ میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے متعلق بات کر رہا تھا آپ نے جو بات کی وہ بالکل ٹھیک ہے۔وکٹوریہ ہسپتال اور جو peripheries ہیں ان میں فرق ہونا چاہئے۔ اس کے ارد گرد کے علاقوں کی ہم valuation کروا رہے ہیں کہ کتنا فرق ہونا چاہئے اور یہ process ہم نے شروع کر دیا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی valuations مکمل ہوں گی تو ہم اس میں difference رکھیں گے اور لازمی طور پر ہم کچھ نہ کچھ ضرور ہارڈشپ الاؤنس ایسی کسی مد میں دیں گے کہ انہیں feel difference ہو اور وہ لوگ وہاں جانے کے لئے بالکل آمادہ ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ میں وہاں جاؤں گا اور دیکھوں گا تو میری گزارش یہ ہے کہ ان کے ساتھ سیکرٹری صحت بھی جائیں گے تو تب ہی ان کے جانے کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ مہربانی کر کے سیکرٹری صحت کو بھی ساتھ لے کر جائیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بالکل، انشاء اللہ تعالیٰ سیکرٹری صحت بھی میرے ساتھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: وہ ان کے ساتھ coordinate کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 1803 مہر محمد فیاض صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1817 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1844 میاں محمد اسلام اسلم صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1858 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال محترمہ عذرا صابر خان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1863-B ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ عذرا صابر خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سول ہسپتال کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*1863-B: محترمہ عذرا صابر خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سول ہسپتال کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں مریضوں کے لئے کتنے وارڈز ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ کی مناسبت سے سول ہسپتال میں بیڈز کی تعداد بہت کم ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) مذکورہ ہسپتال کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں سول ہسپتال کا کل رقبہ تقریباً 160 کنال ہے، اس میں قائم وارڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈینگی وارڈ، دل وارڈ، سرجری وارڈ، میڈیسن وارڈ، چلڈرن وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ، نیوروسرجری وارڈ،ای این ٹی وارڈ،آئی وارڈ،آئی سی یو، گائنی وارڈ،چیسٹ وارڈ،ڈائیلسزوارڈ، ٹراماسنٹر،آپریشن تھیٹر،ڈرماٹالوجی اور ڈینٹل وارڈ۔

(ب) مذکورہ شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر حکومت پنجاب اس ہسپتال کو 450 بستروں سے بڑھا کر 775 بستروں تک لے جا رہی ہے۔اس کے علاوہ میڈیکل کالج کے ساتھ نیا تدریسی ہسپتال بنانے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

(ج) جی ہاں!پرانی آئی وارڈ جو کہ 30 بیڈز پر مشتمل تھی کو گرا کر اس کی جگہ تین منزلہ عمارت جس میں 45 بیڈز آئی وارڈ،100 بیڈز چلڈرن میڈیسن وارڈ۔اس میں ایک آئی سی یو وارڈ،ماڈرن ویل ایکوپڈ نیونٹل یونٹ(سرجری) جس میں تمام اسٹیٹ آف دی آرٹ سہولیات موجود ہوں گی۔اس کے علاوہ ماڈرن مارچری،ایک جدید آڈیٹوریم جس میں ویڈیو کے ساتھ 50 لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ ہو گی،اس کے علاوہ تمام سٹورز(جنرل سٹور، میڈیسن سٹور، آکسیجن سٹور وغیرہ) نئے تعمیر کئے جائیں گے۔

(د) جی ہاں!DHQ/Teaching Hospital گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور اس میں نئے ڈیپارٹمنٹ کا اضافہ کیا جا رہا ہے جو کہ پہلے سے موجود نہ تھے۔ان سکیمز کا PC-I تیار کیا جا رہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ گوندلانوالہ علی پور روڈ پر 600 بیڈز کا تدریسی ہسپتال جس میں انٹرنیشنل level کی سہولیات میسر ہوں گی،اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی:جناب سپیکر!اس کے آخری حصہ کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈی ایچ کیو گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور اس میں نئے ڈیپارٹمنٹس کا اضافہ بھی کیا گیا۔ان سکیموں کا PC-I تیار کیا جا رہا ہے لیکن اس حوالے سے یہاں پر کوئی time line mention نہیں ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس کے لئے کوئی time frame line کی گئی ہے؟

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!میری بہن نے جس جگہ کی نشاندہی کی ہے تو ابھی ہم نے وہاں پر میڈیکل کالج بھی بنایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ missing facilities کے بارے میں انہوں نے سوال کیا ہے تو یہ issue پورے پنجاب میں موجود ہے اور اسے

ٹھیک کرنے کے لئے اپنے وسائل میں رہتے ہوئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال کے لئے PC-I تیار کیا گیا ہے اور process میں ہے۔ میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً 28-8-2014 کو یہ منظور بھی کر لیا گیا ہے اور اس میں 155 ملین روپے مختص کر دیئے گئے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب یہ سارا process complete کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1863-D بھی محترمہ عذرا صابر خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1874 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ کیسے؟ وہ مجھے کہہ کر جاتے یا میرے پاس ان کی کوئی تحریر آتی اور میرے آفس کے ساتھ ان کی کوئی خط و کتابت ہوتی تو پھر میں یہ pending کر سکتا تھا۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پی ٹی آئی کے ممبران کے سوال آپ pending کر رہے ہیں تو کیا ان کے ساتھ آپ کی کوئی خط و کتابت چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، میرے بھائی! میری ان کے ساتھ خط و کتابت چل رہی ہے۔ وہ اس معزز ایوان میں نہیں آ رہے تو یہ ان کی مرضی ہے۔ ایسی باتیں نہیں کیا کرتے اور ذرا سوچ سمجھ کر بات کیا کریں۔ اگلا سوال جناب منان خان صاحب کا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: پی پی۔134 میں ڈسپنسریوں اور مراکز صحت کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1884: جناب منان خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔134 نارووال میں ڈسپنسریاں اور مرکز صحت کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) درج بالا مراکز صحت میں 12۔2011 تا 13۔2012 کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) ان سنٹرز سے روزانہ کتنے مریض مستفید ہو رہے ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) ان مراکز صحت میں کس کس گریڈ کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر):

(الف) پی پی۔134 نارووال میں ڈسپنسریاں اور مرکز صحت کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

آر ایچ سی کوٹ نیناں، جی آر ڈی مینگٹری، بی ایچ یو اخلاص پور، بی ایچ یو لالیاں، بی ایچ یو ملک پور، بی ایچ یو ولی پور، بی ایچ یو بارہ منگاہ، بی ایچ یو بوعہ، بی ایچ یو میر پور گجراں، بی ایچ یو فتح پور افغاناں، بی ایچ یو ڈیرہ افغاناں، بی ایچ یو گنگراں، بی ایچ یو ملہ، بی ایچ یو ببرال، بی ایچ یو کنجروڑ، بی ایچ یو منڈیالی۔

(ب) درجہ بالا مراکز صحت میں 12۔2011 تا 13۔2012 میں 4.64 ملین روپے مالیت کی مندرجہ ذیل ادویات فراہم کی گئی ہیں:

Eye drops 0.5 %, Tab. Diclofenac, Inj. Dexa, Inj. Diclofenac, Syp. Amoxil 250mg, OPS, Bandegaes, Tab. PCM, Tab. Cotri D/S, Tab. Amlodippcm, Tab. Ciproflox, Inj. MTZ 100ml, Syp. Acetamole 60ml, Syp. Ammoniumchlorid, Syp. Eoten 50ml, Syp. Salbitamole 60ml, B.B. lotion 60ml, D/syringe 5ml, Cap. Omepro 20ml, Cap. Amoxil 500mg, Syp. Metromide, Tab. Mtromidazole, Inj. Genimycine, Tab. C/Q, Inj. Qxitocin, Tab. Salbutamole, Inj. Cipro, Inj. Ringer 1000ml, Syp. Zine, Inj. Amoxil 250 mg, Inj, Amoxil 500mg, Cap. Amoxil 250mg, Tab. Asprin. Tab. Atenlol, Tab. Ramitidin, 2% clindamycin viginal cream

(ج) ان سنٹرز میں آؤٹ ڈور پر روزانہ تقریباً 778 مریض مستفید ہو رہے ہیں۔ ان کو مفت ادویات اور علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(د) ان مراکز صحت میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں:۔

آر ایچ سی شاہ غریب: سینئر میڈیکل آفیسر (گریڈ18)، میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، چارج نرس (گریڈ16)، ڈینٹل، لیب ٹیکنیشن (گریڈ9)، ڈریسر، آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، انستھزیا اسسٹنٹ، ڈسپنسر (گریڈ6)،

سینٹری پٹرول.آر ایچ سی کوٹ نیناں، سینئر میڈیکل آفیسر (گریڈ18)، میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، چارج نرس (گریڈ16)، ڈینٹل ٹیکنیشن (گریڈ9)، انستھزیا اسسٹنٹ ڈسپنسر (گریڈ6)، مڈوائف (گریڈ4)، سینٹری پٹرول (گریڈ1)

بنیادی مرکز صحت منڈیالی: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)

بنیادی مرکز صحت اخلاص پور: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)۔

بنیادی مرکز صحت لالیاں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹرشن سپروائزر، (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)

بنیادی مرکز صحت ملک پور: کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)۔

بنیادی مرکز صحت ولی پور بورا: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، لیڈی ہیلتھ وزیٹر (گریڈ12)۔

بنیادی مرکز صحت بارہ منگاہ: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، چوکیدار (گریڈ1)۔

بنیادی مرکز صحت بوعہ: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)۔

بنیادی مرکز صحت میر پور گجراں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)

بنیادی مرکز صحت فتح پور افغاناں: کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، سینٹری انسپکٹر

بنیادی مرکز صحت ڈیرہ افغاناں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)

بنیادی مرکز صحت گنگراں: سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹرشن سپروائزر، (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، مڈوائف (گریڈ4)۔

بنیادی مرکز صحت ملہ: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، ہیلتھ ٹیکنیشن (گریڈ12)، سینٹری انسپکٹر۔

بنیادی مرکز صحت براں: میڈیکل آفیسر (گریڈ17)، کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)، لیڈی ہیلتھ وزیٹر (گریڈ12)۔

بنیادی مرکز صحت کنجروڑ: کمپیوٹر آپریٹر (گریڈ12)۔

ان اسامیوں کو مشتہر کر دیا گیا ہے، اور نومبر 2014 تک پُر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے جواب میں پی پی۔134 نارووال میں ڈسپنسریوں اور مراکز کی تفصیلات، حالانکہ وزیر اعلیٰ صاحب محکمہ صحت پر بڑی توجہ دیتے ہیں اور میری اطلاع کے مطابق دو RHC's میرے حلقہ کے اندر ہیں لیکن محکمہ نے ایک غائب کر دی ہے تو ان کی انفارمیشن میں ایک RHC ہے ہی نہیں تو یہ وہاں پر کیا ضروریات پوری کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جس جواب کے بارے میں نشاندہی کی ہے تو میری درخواست ہو گی کہ یہ بتائیں کہ کون سے RHC کی اس میں missing ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو جس متعلقہ افسر نے یہ غلط جواب بھیجا ہے تو میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس متعلقہ افسر کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی غلط جواب بھیجنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ RHC شاہ غریب ہے جس کا انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا۔ ان کی حالت یہی ہوتی ہے کہ وہ یہاں پر سوال کا جواب جو بھی بھیج دیں یہ پڑھ دیتے ہیں لیکن کوئی ایکشن نہیں ہوتا اور کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، جس نے جواب غلط دیا ہو گا اس کے خلاف ایکشن ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کے آخری جز میں کہا گیا ہے کہ ان مراکز صحت میں کس کس تاریخ سے کون کون سی اسامیاں خالی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سوال کا جز بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جز(د) میں ہے اور کب تک پُر کر دی جائیں گی۔۔۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! پہلے مجھے تو سوال کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کے بعد کر لیں۔ جی، ملک صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جز(ج) کے نیچے جز(د) میں صفحہ 31 پر دوسرے پیرے سے نیچے اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے کہ کون سی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ تفصیل دیکھنے کے بعد ایک بڑا محتاط اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان خالی اسامیوں کے ساتھ بالکل non working capacity میں ہسپتال ہو گا اور یہ حالت صرف ایک مرکز یا اس ایک ضلع یا اس ایک ہسپتال کی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ڈی ایچ کیو قصور میں 112 اسامیوں میں سے 72 خالی ہیں یعنی صرف 40 لوگ کام کر رہے ہیں تو ضمنی سوال کی صورت میں آپ کی اجازت سے یہ جسارت کروں گا کہ تجویز ہم نے یہ دی تھی کہ جب تک کوئی جامع پالیسی نہیں بنے گی تب تک یہ معاملہ حل نہیں ہو گا۔ ابھی یہاں پر جتنے سوالات اٹھائے گئے ہیں تو ہر ایک کے جواب میں خالی اسامیوں کی تفصیل کی 70 فیصد ratio جو میں ایک محتاط اندازے سے کہہ رہا ہوں کہ 70 فیصد تک اسامیاں خالی پڑی ہیں اور وہاں پر لوگ کام نہیں کر رہے اگر یہی ratio جو قصور میں ہے اور نارووال کی ہے اسی کو benchmark بنا کر دیکھ لیں کہ 112 میں سے 70 اسامیاں خالی اور یہ جو تفصیل دی گئی ہے doctors available ہیں نہ medicine کے available professors ہیں تو کوئی حل تو نکالنا ہو گا ضمنی سوال میں گویا ہم تجویز نہیں دے سکتے لیکن اتنی جسارت ضرور کر رہا ہوں کہ final year کے میڈیکل کے students جب وہ مکمل کر لیں تو house jobs کے لئے ضلعوں میں باہر بھیجیں، کوئی stipends لے دیں اور ہسپتالوں کو تو working کریں، کچھ تو کریں؟

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! بالکل جو نشاندہی میرے بھائی نے کی ہے یہ واقعی ایک حقیقت ہے یہی main مسئلہ ہے اور ابھی جس طرح سے عرض کی گئی کہ ان کو advertise کیا گیا اور ان کو fill کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن جہاں پر non availability ہو جاتی ہے وہاں پر problems آتا ہے اسی لئے ہم نے ان کو adhoc appointment کرنے تک کی approval دے دی ہے کہ adhoc پر appointment کر لی جائے گی اور جہاں تک میرے بھائی نے پالیسی کی بات کی ہے تو پالیسی بالکل موجود ہے لیکن professors کا جو issue ہے senior doctors کا جو issue ہے بہت ساری جو specialization ہیں ان کا جو issue ہے ان تمام problems کو لے کر ہم آگے چل رہے ہیں اور انشاء اللہ میں سمجھتا ہوں کہ BHU اور RHC کے لئے جس طرح سے recruitment پر پابندی ختم ہوئی ہے اور اس کو ہم recruit کرنے جا رہے ہیں،

جس طرح ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے یہاں بات کی ہے اس پالیسی کو لے کر آگے چل رہے ہیں۔ انشاء اللہ کوشش پوری ہے کہ آپ لوگوں کے تعاون سے جلد ان issues پر قابو پا لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے انہیں بات کر لینے دیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ سب ممبران کے ساتھ یہی ہے کہ اکثر جواب آتے ہیں کہ فلاں تاریخ تک یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی لیکن جز (د) میں ہمیں بھی بتایا جائے واقعی صحیح تاریخ بتائی جائے کہ یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی یا ایسے ہی رکھا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اصل issue دیکھیں advertise کر دیا جاتا ہے اور doctors آتے ہیں لیکن کچھ شعبہ جات ایسے ہیں جہاں پر ہمیں doctors available نہیں ہو پا رہے، specializations کے لئے کچھ courses ہیں جنہیں ہم promote کر رہے ہیں اور ہم بہت ساری چیزیں اس میں کر رہے ہیں لیکن ان تمام چیزوں کو میں اپنے تمام معزز ممبران سے یہ عرض کرنا چاہوں گا یہ ایک یا دو سال کے مسائل نہیں ہیں یہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک کے ہیں جنہیں راتوں رات حل نہیں کیا جا سکتا مگر ان کے حل کے لئے ایک بہترین پالیسی تیار کر لی گئی ہے جس پر تیزی سے کام جاری ہے۔ جیسے ہم نے پچھلی دفعہ کوشش کی تھی کہ دو ہزار سے زائد MOs اور ایک ہزار کے قریب WMOs ہم نے recruit کئے تھے لیکن recruitment کرنا ایک الگ چیز ہے اور اُن کو وہاں تک پہنچانا ایک الگ چیز ہے اُن کے بھی کچھ genuine مسائل ہیں میں جیسے بار بار بات کر رہا ہوں اور جیسے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بات کی ہے ہم ان کا ایک criteria بنا رہے ہیں کہ جو ڈاکٹر دور کے علاقوں میں کام کریں گے اُن کو ہم زیادہ benefit دیں گے اور جس طرح میرے بھائی نے کہا ہے کہ جو بچے اور بچیاں اپنی house job کریں گے، اپنا میڈیکل complete کریں گے اُن کے لئے ہم legislation کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اُن کو دو یا تین سال کے لئے bound کر دیں کہ وہ ان علاقوں میں کام کریں گے۔ عنقریب ہم اس پالیسی کو پنجاب اسمبلی میں لائیں گے اور آپ تمام کے تعاون اور مشاورت سے اس کو انشاء اللہ تعالیٰ in force کر دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جن کے سوال ہیں وہ رہ جائیں گے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میں ایک core question کروں گا میں تو ویسے ہی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بات یہ ہے کہ بڑے سوالات ہو رہے ہیں SNEs کے اوپر میرا محترم پارلیمانی سیکرٹری سے بالکل straight core سوال ہے کہ اگر انہوں نے ہمارے میڈیکل کے students جو گریجویٹ ہو کر نکل رہے ہیں اُن کو حکومت اور محکمہ .Middle East میں کام کرنے کے لئے NOCs اسی طرح دیتا رہا تو پاکستان اور پنجاب کے عوام کے لئے چائنا سے کرغزستان سے ازبکستان سے doctors آتے رہے تو کبھی کمی پوری نہیں ہو گی جو یہ کبھی بار بار کہتے ہیں۔ میرا بڑا question state ہے کہ انہوں نے NOCs دینے بند کرنے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر!دوسری ایک اہم بات میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں آپ آج میرا سوال تو pending فرما سکتے تھے۔ میری عرض سن لیں آپ کو معلوم ہے کہ میں بار بار اس ایوان میں عرض کر چکا ہوں کہ آپ اُس معزز ممبر کو ضرور بتادیا کریں کہ جس کا سوال آرہا ہے۔ میں آج آپ کو ایک حیران کن خبر بتانے لگا ہوں اور میں چاہوں گا کہ آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اس بات کو پوچھیں۔

جناب سپیکر!فاطمہ جناح میڈیکل کالج بند ہونے والا ہے۔ میرا خیال ہے اگلے ہفتے یہ de-register ہو گا اور یہ بند ہو گا۔ اب وہ کیوں بند ہو گا یہاں معزز ممبر ڈاکٹر فرزانہ بیٹھی ہوئی ہیں، آپ ذرا ان سے پوچھیں یہ اس لئے بند ہو گا کہ اُن کے پاس faculty ہے ہی نہیں PMDC نے کہہ دیا ہے کہ اسے بند کریں۔ تین سو طالبات کا کیا بنے گا؟ PMDC نے کہا ہے کہ ہم اسے دوسرے کالجوں میں شفٹ کریں گے۔

جناب سپیکر! core question ہے کہ ایک طرف ہم .Middle East کے لئے اپنے ڈاکٹروں اور اپنی لیڈیز ڈاکٹروں کو NOCs دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں doctors پورے ہو جائیں گے خدا کی قسم میڈیکل کا کوئی ہسپتال ایسا نہیں جس کے حالات اچھے ہوں، کسی ڈسٹرکٹ ہسپتال کے اور نہ ہی کسی تحصیل ہسپتال کے۔ ہمارے ہاں حالات یہ ہیں کہ ہمارا جن ڈاکٹروں پر اس وقت سارے کا سارا انحصار ہے وہ mostly چائنا اور کرغزستان سے ہیں اور ہمارے جو doctors ہیں وہ Middle East جا رہے ہیں۔ آپ نے بھی فرمایا کہ ہاں لڑکیوں کا بھی حق ہے ہم کب کہتے ہیں کہ لڑکیوں کا حق نہیں ہے لیکن وہ کام تو کریں۔ بالکل ان کو پچاس فیصد کہا گیا ابھی PMDC نے ایک فیصلہ کیا High Court نے اس کو Supreme Court کے اُس حکم کے تحت 96 کے آرڈر کے تحت اُس کو پھر cancel کر دیا۔ سوال یہ ہے سلمان رفیق صاحب میرے بھائی بیٹھے ہیں کیا انہوں نے ایک سال پہلے

نہیں کہا تھا کہ ہم اس کی review petition دائر کریں گے کتنی بات ہے؟ مجھے آج آپ اجازت دے دیں میں آپ کے behalf پر review petition دائر کرتا ہوں اور انشاء اللہ کیس۔۔۔

جناب سپیکر: جتنی آپ کو اجازت دی ہے اُتنی کر لی۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ ہم core question کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ہم review میں جاتے ہیں اور نہ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ پانچ سال کے لئے خدا کے لئے اس غریب قوم کے لئے کام کرو جس نے آپ کے اوپر پیسا لگایا ہے نتیجہ یہ کہ ہماری کوئی ایسی پوچھ گچھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں پوچھتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پوچھیں ذرا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جلدی بتائیں ٹائم ذرا کم ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب میرے بڑے بھائی ہیں میں ان کی بات کو بالکل سمجھتا ہوں میں رد نہیں کر سکتا ایک تو انہوں نے فاطمہ جناح کالج کے حوالے سے جو بات کی انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ جناح میڈیکل کالج اگلے ہفتے بھی چل رہا ہو گا اُس سے اگلے ہفتے بھی چل رہا ہو گا اور اس سے اگلے سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ چل رہا ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ اس لئے نہیں چل رہا ہو گا وہ اس لئے چل رہا ہو گا کہ گورنمنٹ چلانے کے لئے یہ مانے کہ وہاں پر faculty نہیں ہے۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ وہاں پر 19 پروفیسر نہیں ہیں اور 14 ایسوسی ایٹ پروفیسر نہیں ہیں PMDC نے نوٹس دیا ہے یا نہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ اُن کو کہا ہے کہ آپ اس کالج کو بند کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! یہ ایک routine کا حصہ ہے جو missing facilities ہوتی ہیں، PMDC اس کی یاد دہانی کے notices issue کرتا ہے اور یہ کوئی out of the way بات نہیں ہے جب وہ ہمارے پاس آتی ہے تو ہم اس کو take up کرتے ہیں اور ان چیزوں کو adjust کر لیتے ہیں۔ یہ بھی ہمارے پاس آ چکا ہے اور ہم نے اس کو بھی اللہ کے فضل سے adjust کر لیا ہے۔ شیخ علاؤ الدین صاحب بالکل تسلی رکھیں اور جہاں تک gender discrimination کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ واقعی ایسا ہے

کہ ماشاء اللہ بچیاں آج کل زیادہ محنت کر رہی ہیں، میرٹ پر زیادہ ہوتی ہیں، وہ زیادہ سیٹیں لے جاتی ہیں اور بعد میں یہ problem آتا ہے کہ ان میں سے بہت ساری بچیاں join نہیں کرتیں۔ چونکہ یہ سپریم کورٹ کی bindings ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب پارلیمانی سیکرٹری! میرے خیال میں ضمنی سوالوں کی صورت میں جو اچھی اچھی باتیں ملی ہیں ان پر آپ کو بہت زیادہ توجہ دے کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ آپ جو بات کریں گے اچھی کریں گے، اس ایوان اور اس صوبے کی عوام کی بہتری کے لئے کریں گے۔ میں آپ سے امید واثق رکھتا ہوں اور آپ کے محکمے سے بھی لیکن جو شکایات میں نے اب تک سنی ہیں وہ سب کی سب جائز ہیں اور ان کا ازالہ کرنا گورنمنٹ کا کام ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ یہ بھی پوچھیں کہ یہ NOC کیوں دیا؟

جناب سپیکر: وہ بھی ہم پوچھ لیتے ہیں، آپ کوئی چیز in writing دیں تاکہ میں ان سے پوچھنے والا بنوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی: ہولی فیملی ہسپتال میں پانی کے لئے پائپ ڈالنے کی تفصیلات

*1260: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں پانی کے پائپ کب نصب کئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کے باعث ہسپتال میں ہر وقت پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ کو بار ہا بتایا گیا لیکن تا حال ان کو تبدیل نہیں کیا گیا؟
(د) کیا حکومت ان خستہ حال پینے کے پانی کی پائپ لائن کو فوری بلا تاخیر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی (اولڈ بلڈنگ) 1946 میں تعمیر کیا گیا اور واٹر سپلائی پائپ لائن بچھائی گئی اور ہولی فیملی ہسپتال (نئی بلڈنگ) میں 1995 میں واٹر سپلائی پائپ لائن بچھائی گئی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ پائپ لائن ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، لیکیج کی صورت میں فوری اور بروقت مرمت کر دی جاتی ہے اور پانی لیکیج کو کنٹرول کر لیا جاتا ہے۔

(ج) پانی کی پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لئے حکومت کوشاں ہے، اس ضمن میں ایک سکیم مالیتی 18.600 ملین روپے کی تیار کی گئی ہے۔ جس پر کام ہو رہا ہے۔ جوں ہی یہ سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے، فوری طور پر بلا تاخیر پائپ لائن کی تبدیلی شروع کر دی جائے گی۔

(د) جی ہاں! اس سکیم کو حکومت پنجاب نے ADP-2013-14 کے لئے سیریل نمبر 453 پر شامل کر لیا ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 18.600 ملین روپے۔ تاہم بحوالہ انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ راولپنڈی چٹھی نمبری DB/8876 مورخہ 13-07-3 مذکورہ سکیم کا سٹیٹس unapproved ہے۔

راولپنڈی: ڈینگی وائرس سے بچاؤ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1261: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی شہر میں محکمہ صحت نے ڈینگی وائرس سے بچاؤ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟
(ب) مذکورہ شہر میں محکمہ نے ڈینگی وائرس کا سپرے کب اور کن کن علاقوں میں کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

یکم مارچ سے باقاعدہ طور پر ڈینگی بچاؤ مہم کا آغاز کیا گیا جس میں شہر کے مختلف علاقوں میں ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر کے بینرز مین شاہراؤں پر آویزاں کئے گئے۔

2) ڈینگی سے بچاؤ کے لئے 40ہزار پمفلٹ مختلف سکولوں، گھروں، ورکشاپوں، ٹائر شاپس، کباڑ خانوں اور روڈز پر گاڑیوں میں تقسیم کئے گئے۔

3) شہر کی 46یونین کونسلوں میں روزانہ کی بنیاد پر آؤٹ ڈور سرویلنس کی جارہی ہے جو کہ تاحال جاری ہے۔ شہر میں پائے جانے والے ڈینگی لاروے کو میڈیکل طریقے سے ضائع کر دیا گیا۔

4) شہر کی یونین کونسلز نمبری 9,12,45,28,11,39,13,20 اور 24 میں LHWs & LHVs کے ذریعے ان ڈور سرویلنس کروائی گئی، 19350 گھر چیک کئے گئے۔

(ب) مذکورہ شہر میں محکمہ نے ڈینگی وائرس کا سپرے راولپنڈی شہر کی تمام 46یونین کونسلز کے دفاتر، گورنمنٹ سکولز، پرائیویٹ سکولز، سرکاری دفاتر، کباڑ خانوں، ٹائر شاپس، ٹائر مارکیٹ اور پارکوں میں مئی اور جون میں IRS سپرے کیا گیا۔

1) یونین کونسلز 12 اور 13 کے تمام علاقوں میں ماہ ستمبر میں IRS سپرے کیا گیا۔

2) یونین کونسل نمبر 9 کے تمام علاقوں میں بھی ماہ ستمبر میں IRS سپرے کیا گیا۔

3) تمام ٹرانسپورٹ / گڈز اڈوں میں ماہ اگست میں IRS سپرے کیا گیا۔

4) UCs45, 6, 39, 20 کے مختلف ایریاز میں ستمبر میں IRS سپرے کیا گیا۔

5) تمام یونین کونسلز کے 67 قبرستانوں کو ہر ماہ میں 15 دن بعد سپرے کیا گیا۔

6) شہر کے 383 کباڑ خانوں میں ہر 15 دن بعد IRS سپرے کیا گیا۔

7) شہر کی 363 ٹائر شاپس اور 214 پنکچر شاپس میں ہر 15 دن بعد IRS سپرے کیا گیا۔

8) شہر کے 500 پرائیویٹ سکولوں میں مئی اور جون میں سپرے کیا گیا۔

9) شہر کے 313 پرائیویٹ و سرکاری ہسپتالوں میں جون و جولائی میں سپرے کیا گیا۔

فوگنگ سپرے: راولپنڈی شہر کی 12 مختلف یونین کونسلز میں چیمبر آف کامرس کے تعاون سے فوگ سپرے ماہ ستمبر میں کیا گیا۔ ان علاقوں میں UP روڈ پر فیض آباد تک دونوں اطراف ماہ ستمبر میں فوگنگ کی گئی۔

اس کے علاوہ درج ذیل یونین کونسلز نمبر 2,9,10,12,13,19,21,33,37,38 اور 45 کے مختلف علاقوں میں فوگ سپرے کی گئی۔

ضلع لاہور: ڈرگ انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1371: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور محکمہ صحت میں کتنے ڈرگ انسپکٹرز تعینات ہیں؟

(ب) ڈرگ انسپکٹر کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک اس ضلع کی حدود میں کتنے میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے؟

(د) کتنے میڈیکل سٹورز کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کتنے میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا ہے اور کتنوں کو سیل کیا گیا؟

(و) کتنے میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت 9 ٹاؤن اور ایک کینٹ ایریا کی اسامی ملا کر ڈرگ انسپکٹرز کی کل 10 اسامیاں ہیں۔

(ب) محکمہ صحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں اس وقت ڈرگ انسپکٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) ان ڈرگ انسپکٹرز نے یکم جنوری 2011 سے آج تک 22283 میڈیکل سٹورز کی چیکنگ کی ہے۔

(د) 1792 میڈیکل سٹورز کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی یعنی بغیر ڈرگ لائسنس، بغیر بل وارنٹی، غیر رجسٹرڈ ادویات، ایکسپائر ادویات، مس برانڈز، بغیر سیل پرچیز ریکارڈ، لیگل وغیرہ وغیرہ کی بناء پر کارروائی کی گئی ہے۔

(ہ) 498 میڈیکل سٹورز کو جرمانہ کیا گیا اور 998 میڈیکل سٹورز سیل کئے گئے۔

(و) 190 میڈیکل سٹورز کے لائسنس منسوخ کئے گئے۔

لاہور: پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1527: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں کل کتنا سٹاف ہے ٹیکنیکل اور غیر ٹیکنیکل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا پنجاب ڈینٹل ہسپتال کالج کے طور پر بھی کام کرتا ہے؟

(ج) پنجاب ڈینٹل ہسپتال میں سال 2013 میں کل کتنی اور کن کن پوسٹوں پر نئی بھرتی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں کل سٹاف کی تعداد 120 ہے، ٹیکنیکل اور غیر ٹیکنیکل کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ڈینٹل ہسپتال ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے اور ڈی ماؤنٹمورینسی کالج آف ڈینٹسٹری کے طلباء وطالبات کو درسی، تدریسی اور پریکٹیکل کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ڈینٹل کالج بھی اسی بلڈنگ میں قائم ہے۔

(ج) اس ہسپتال میں مذکورہ عرصہ کے دوران کسی بھی پوسٹ پر نئی بھرتی نہ کی گئی ہے۔

صوبہ کے ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں برن اور دل وارڈز بنانے کی تفصیلات

*1589: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں برن یونٹس موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ب) پنجاب کے کتنے ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے لئے وارڈز نہ ہیں، کیا حکومت ان ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے وارڈز بنانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب کے ضلعی ہسپتالوں میں علیحدہ برن یونٹس موجود نہیں ہیں تاہم برن کے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں بطور ایمرجنسی مناسب دیکھ بھال کی تمام تر سہولیات دستیاب ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں دل کے وارڈز مریضوں کے لئے موجود ہیں، ماسوائے ڈسٹرکٹ ہسپتال منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، نارووال اور ننکانہ صاحب کے۔ ان ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے لئے بستر مختص ہیں۔

ضلع قصور: ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1590: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کل کتنے ہسپتال کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ضلع قصور کی آبادی کے لئے یہ ہسپتال کافی ہیں، اگر نہیں تو کیا حکومت مزید ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) ان ہسپتالوں میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کس کس ہسپتال میں کون کون سے نئے شعبہ جات قائم کئے گئے، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں مندرجہ ذیل ہسپتال ہیں:

ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور، ٹی ایچ کیو ہسپتال چونیاں، ٹی ایچ کیو ہسپتال پتوکی، 12 آر ایچ سیز اور 32 بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں۔ سنٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فی الحال ضلع قصور میں مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے اوپر بیان کردہ ہسپتال / ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ضلع بھر کے مریضوں کی ضروریات پوری کر رہے ہیں تاہم حکومت پنجاب محکمہ صحت پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید ہسپتال بھی قائم کرے گی۔

حکومت پنجاب نے آر ایچ سی کوٹ رادھا کشن کو تحصیل لیول ہسپتال بنانے کے لئے منصوبہ منظور کر لیا ہے اسی طرح ضلعی ہسپتال کو بھی 200 سے 300 بستروں کا ہسپتال بنانے کی بھی منظوری دے دی ہے۔

(ج) ڈی ایچ کیو ہسپتال قصور میں کارڈک وارڈ اور ڈائیلسز یونٹ قائم کئے ہیں اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل نئے ہسپتال گزشتہ سالوں میں قائم کئے ہیں۔

1۔ کارڈک سنٹر چونیاں
2۔ ٹراما سنٹر پھولنگر
3۔ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ

ضلع قصور: غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1593: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں جن کے پاس نہ ضروری سامان ہے اور نہ ہی کوالیفائیڈ سٹاف ہے؟

(ب) ان غیر قانونی و غیر رجسٹرڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) محکمہ نے گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنی غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی لیبارٹریوں کے خلاف آپریشن کیا اور کتنی ایسی لیبارٹریوں کو سیل کیا اور ان کو چلانے والوں کو کیا کیا سزائیں دیں، سال وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) ضلع قصور میں ان غیر قانونی لیبارٹریوں کی انسپکشن کرنے والے افسران و اہلکاران کے نام و عہدوں مع گریڈ سے آگاہ کریں اور یہ کب سے یہاں پر تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں بے شمار لیبارٹریاں زیر سرپرستی کوالیفائیڈ ڈاکٹرز صاحبان کے کام کر رہی ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں لیبارٹریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سالوں میں کسی کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) محکمہ صحت ضلع قصور کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسران شکایت موصول ہونے پر کارروائی کرتے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1	ڈاکٹر ناصر گوہر (DDOH)	BS=18	عرصہ تعیناتی 31.10.1998	تحصیل قصور
2	ڈاکٹر ناصر اسلام (DDOH)	BS=18	عرصہ تعیناتی 02.09.2014	تحصیل چونیاں
3	ڈاکٹر اے۔جی۔ساجد (DDOH)	BS=19	عرصہ تعیناتی 05.07.2010	تحصیل پتوکی
4	ڈاکٹر نذیر احمد (DDOH)	BS=18	عرصہ تعیناتی 05.09.2014	تحصیل کوٹ رادھا کشن

ضلع قصور: ڈسٹرکٹ ہسپتال میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1594: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور کتنے بیڈز پر مشتمل ہے اس میں کل کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں قیام سے اب تک کتنے بیڈز اور شعبہ جات میں اضافہ کیا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ضلع کی آبادی کے مطابق اس ہسپتال کی عمارت اور مزید شعبہ جات میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) اس ہسپتال میں کون کون سے شعبہ جات کی اشد ضرورت ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور 245 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں 46 ڈاکٹرز کا کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس ہسپتال میں شعبہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال قصور 197 بیڈز پر قائم کیا گیا اور اس میں ایمر جنسی وارڈ 20 بیڈز، ڈائیلسز 8 بیڈز، کارڈیک وارڈ 20 بیڈز شعبہ جات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

(د) اس ہسپتال میں عمارت اور مزید شعبہ جات کی سکیم منظور ہو چکی ہے فنڈز ملتے ہی کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ہ) اس ہسپتال میں جن شعبہ جات کی مزید اشد ضرورت ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شعبہ آرتھوپیڈک (۲) شعبہ برن یونٹ (۳) ٹراما سنٹر

ہیپاٹائٹس "سی" کے تدارک کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1650: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ صحت ہیپاٹائٹس "سی" کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) 2008 سے اب تک اس معاملے میں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہیپاٹائٹس کا مرض لاعلمی کم صحت مند طرز زندگی اور کم آہنگی کی وجہ سے پھیل رہا ہے جن میں استراء، بلیڈ اور ڈینٹر کے آلات کان، ناک چھید وانے میں احتیاط نہ کرنا وغیرہ اس کے پھیلاؤ کا باعث ہیں۔ WHO کے مطابق ہیپاٹائٹس کے پھیلاؤ میں پاکستان درمیانے درجے میں شامل ہے خیال کیا جاتا ہے کہ 2 تا 7 فیصد لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں ہیپاٹائٹس کا علاج طویل مشکل اور مہنگا ہے اس سلسلہ میں سب سے اہم بات لوگوں کو بیماری کے پھیلاؤ اور اس کی وجوہات اور بچاؤ کے لئے عوام کو آگاہی دینا ہے تاکہ عوام اس بیماری سے بچ سکے۔

حکومت پنجاب آگاہی کے سلسلے میں مؤثر اقدامات کر رہی ہے ریڈیو، پریس اور ٹی وی کے ذریعے آگاہی کے پیغامات پہنچائے جا رہے ہیں۔ مختلف ٹی وی چینلز پر ہیلتھ ایجوکیشن کے پیغامات پرائم ٹائم میں نشر کئے جاتے ہیں ان ٹی وی کمرشلز میں ٹیکہ لگوانے کی صورت میں نئی سرنج کا استعمال سکرین شدہ انتقال خون، دانتوں کے آلات کا صاف ہونا، شیو کروانے کے لئے نئے بلیڈ کا استعمال، کان اور ناک کے چھیدوانے کے لئے صاف آلات کا استعمال عام بنانے کے لئے تلقین کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ضلعی سطح پر آگاہی کے لئے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں۔ ہیپاٹائٹس کی تشخیص اور علاج بہت مہنگا ہے حکومت پنجاب نے ضلع کے تمام ہسپتالوں میں ضلعی ہیڈ کوارٹر، تدریسی ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے مرض کی تشخیص کے لئے لیبارٹریوں میں ضروری سازو سامان و کٹس وغیرہ مہیا کر رکھی ہیں جہاں پر عوام کے لئے مفت تشخیص سہولیات میسر ہیں۔ حکومت پاکستان نے علاج کے لئے 2005 میں نیشنل ہیپاٹائٹس پروگرام کا آغاز کیا حکومت نے مالی سال 08-2007 سے پنجاب بھر میں تقریباً 5ہزار سے زیادہ مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی ہیں۔

حکومت پنجاب کی خواہش ہے کہ عوام الناس کو ان کی دہلیز پر علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کریں اس سلسلہ میں ہیپاٹائٹس کی موذی مرض کے علاج کا PC-I بنایا گیا ہے جس کے تحت پنجاب بھر میں HEPC پانچ ہزار سے زائد مریضوں کو علاج کی سہولت مفت فراہم کی جائیں گی۔ ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے ایک بنیادی شرط ہے کہ مریض کے خون کا PCR ٹیسٹ کیا جائے اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے انقلابی قدم اٹھایا ہے اور پنجاب میں مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں PCR مشینیں نصب کی جا رہی ہیں۔ (1) فیصل آباد (2) راولپنڈی (3) ملتان۔

دریں اثناء بہاولپور اور لاہور کے جناح ہسپتال میں PCR مشینین پہلے ہی کام کر رہی ہیں اس طرح پورے پنجاب میں PCR کی تشخیص اور علاج کی سہولیات فراہم ہو جائیں گی۔

(ب) ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے اقدامات کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14
بجٹ	794.34ملین	744.13ملین	747.75ملین	383ملین	402ملین
مریضوں کا علاج	17500	13000	15000	20,000	40,000
ہیپاٹائٹس B کی ویکسین	16500		19000		160000
PCR	1024	172.52	16500	55000	5500

اس کے علاوہ 19 اضلاع میں ہسپتالوں میں خطرناک کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے Incineratorg لگائے گئے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے شعور آگاہی کی مہم کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: ڈاکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1744: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں کتنے ڈاکٹرز / ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا ہسپتال میں ڈاکٹرز / ملازمین کی تعداد آبادی کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(ج) کیا حکومت ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں مزید ڈاکٹرز / ملازمین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز و ملازمین کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال 1979 میں موجودہ بلڈنگ میں منتقل ہوا، اس وقت آبادی 3 تا 4 لاکھ تھی لیکن اب آبادی ساڑھے گیارہ لاکھ ہو چکی ہے، تاہم ڈاکٹرز و دیگر ملازمین مریضوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب اور محکمہ صحت ڈاکٹرز و دیگر ملازمین کی خالی اسامیوں کو وقتاً فوقتاً پُر کرتی رہتی ہے۔ اب بھی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع مظفر گڑھ: ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1747: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کتنے بستروں پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا ہسپتال کی ایمرجنسی فنکشنل ہے اور اس میں روزانہ کی بنیاد پر کتنے مریضوں کو attend کیا جاتا ہے؟

(ج) کیااس ہسپتال میں آؤٹ ڈور کی سہولت موجود ہے اگر ہے تو روزانہ کتنے مریضوں کو چیک کیاجاتا ہے؟

(د) کیامذکورہ ہسپتال میں بچوں کے چیک اپ کے لئے چائلڈ سپیشلسٹ موجود ہے اگر نہیں تو اس کو کب تک تعینات کر دیا جائے گا؟

(ہ) مذکورہ بالا ہسپتال میں گائنی کے حوالے سے کتنی لیڈی ڈاکٹر اور ایل ایچ وی تعینات ہیں؟

(و) ٹی ایچ کیو ہسپتال کوٹ ادو میں ENT اور Eye سپیشلسٹ کے حوالے سے کتنے ڈاکٹرز تعینات ہیں اگر نہیں تو کب تک ڈاکٹرز ان شعبہ جات میں تعینات کر دیئے جائیں گے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال 60 بستروں پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال کی ایمرجنسی فنکشنل ہے اور روزانہ تقریباً 50 تا 60 مریض آجاتے ہیں۔

(ج) آؤٹ ڈور کی مکمل سہولت موجود ہے اور روزانہ تقریباً 900 تا 1000 مریض آتے ہیں۔

(د) مذکورہ ہسپتال میں بچوں کے چیک اپ کے لئے چائلڈ سپیشلسٹ ڈاکٹر امجد وسیم قاضی موجود ہیں۔

(ہ) مذکورہ ہسپتال میں 2 گائناکالوجسٹ، 3 لیڈی ڈاکٹرز اور ایک LHV موجود ہے۔

(و) Eye Specialist ڈاکٹر شفیق احمد تعینات ہیں جبکہ ENT کی اسامی منظور نہ ہے لہذا SNE کی منظوری پر یہ اسامی fill up کر دی جائے گی۔

لاہور: ادارہ انتقال خون پنجاب میں گاڑیوں کی تعداد واستعمال کی تفصیلات

*1788: مہر خالد محمود سرگانہ: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ادارہ انتقال خون پنجاب لاہور میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کن کن افسران کے کب سے زیر استعمال ہیں؟

(ب) یہ گاڑیاں کب اور کتنی لاگت سے خرید کی گئیں اور ان کی خرید کی منظوری کس اتھارٹی نے دی؟

(ج) ان گاڑیوں پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران پٹرول/مرمت کی مد میں کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے مع لاگ بک ریکارڈ کے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ادارہ میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کون کون سے ٹرانسپورٹ آفیسرز تعینات رہے ہیں اور اب ٹرانسپورٹ آفیسر کون ہے؟

(ہ) ان ٹرانسپورٹ آفیسرز نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران گاڑیوں کی مرمت وپٹرول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی اور کتنا کتنا ٹی اے/ڈی اے وصول کیا سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ان گاڑیوں کی مرمت/پٹرول ودیگر مدات میں ہونے والے اخراجات کے بارے میں پچھلے پانچ سالوں کا آڈٹ ہوا اگر ہاں تو اس کی رپورٹ پیش کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ادارہ انتقال خون لاہور میں کل 8 گاڑیاں ہیں۔ یہ گاڑیاں سرکاری امور کے سلسلے میں زیر استعمال ہیں اور کسی بھی آفیسر کے لئے مختص نہ ہے۔

(ب) یہ گاڑیاں محکمہ صحت اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری سے خریدی گئیں:

نمبر شمار	گاڑی نمبر	لاگت	ماڈل	کمپنی
1	LOM-9968	2,55,000/-Rs	1987	Nissan Urvan
2	LHN-9780	2,41,400/-Rs	1988	Nissan Pick up (loader)
3	LHV-9451	2,70,000/-Rs	1988	Suzuki Khyber (Car)
4	LXH-325	1,55,000/-Rs	1989	Suzuki Potohar (jeep)
5	LHZ-6880	10,20,000/-Rs	1989	Mitstubishi Van
6	LOG-3091	10,31,000/-Rs	1991	Mitstubishi Van
7	LXC-1628	5,10,000/-Rs	1993	Mazda—E2200van
8	LEG-1097	19,14,000/-Rs	2006	Toyota Hiace

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران پٹرول/مرمت کی مد میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم مرمت	رقم پٹرول
1	2008۔2009	95,148	501,080
2	2009۔2010	62,965	360,701
3	2010۔2011	156,473	368,040
4	2011۔2012	170,541	497,666
5	2012۔2013	179,616	442,927

(د) مذکورہ عرصہ میں ڈاکٹر عبدالماجد اور ڈاکٹر عارف تبسم تعینات رہے ہیں،اب ڈاکٹر عارف تبسم ٹرانسپورٹ آفیسر تعینات ہیں۔

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران پٹرول /مرمت کی مد میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	رقم مرمت	رقم پٹرول
1	2008۔2009	95,148	501,080
2	2009۔2010	62,965	360,701
3	2010۔2011	156,473	368,040
4	2011۔2012	170,541	497,666
5	2012۔2013	179,616	442,927

ان سالوں کے دوران کسی بھی قسم کاٹی اے /ڈی اے بطور ٹرانسپورٹ آفیسر نہیں لیا گیا۔

(و) ان پانچ سالوں کا آڈٹ ہو چکا ہے،تاہم مذکورہ بالا گاڑیوں کی مرمت /پٹرول کی مد میں کسی قسم کا آڈٹ پیرا نہیں ہے۔

ضلع جہلم:دینہ میں ٹی ایچ کیو ہسپتال بنانے کی تفصیلات

*1803: مہر محمد فیاض: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک تحصیل دینہ ضلع جہلم میں ٹی ایچ کیو ہسپتال نہیں بنا جو کہ تحصیل کے عوام کی بنیادی ضرورت ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی سال 14۔2013 میں ٹی ایچ کیو ہسپتال دینہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں!

(ب) تحصیل ہسپتال دینہ ضلع جہلم کو قائم کرنے کے لئے صوبائی سطح کے ترقیاتی پروگرام برائے محکمہ صحت مالی سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں کوئی منصوبہ شامل نہیں کیا گیا۔تاہم وسائل کی دستیابی پر حکومت اس تحصیل میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کی سہولت مہیا کرے گی۔

رحیم یار خان: ہسپتالوں وڈاکٹروں کی تعداد

*1844: میاں محمد اسلام اسلم: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان میں کل کتنے ہسپتال اور کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں؟

(ب) تحصیل لیاقت پور کے ٹی ایچ کیو میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنے ڈاکٹرز موجود ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) رحیم یار خان میں ایک تدریسی ہسپتال شیخ زید ہسپتال سمیت 03 تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتال، 19 آر ایچ سیز، 104 بی ایچ یوز، 02 گورنمنٹ ٹی بی کلینکس، ایک گورنمنٹ آئی ہسپتال خان پور اور 2 بلڈ بنک شامل ہیں۔ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان 841 بیڈز پر مشتمل ہے اور یہ تمام جدید طبی سہولیات سے لیس ہے اس میں 354 ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ تین ٹی ایچ کیو ہسپتالوں اور 19 بی ایچ یوز پر 114 ڈاکٹرز مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچارہے ہیں۔ اسی طرح 104 بی ایچ یوز جو کہ پنجاب رورل ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے زیر نگرانی کام کررہے ہیں، میں 90 ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) تحصیل لیاقت پور کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں 33 ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر 20 ڈاکٹرز کام کررہے ہیں۔

گوجرانوالہ شہر میں ہسپتالوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1863D: محترمہ عذرا صابر خان: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کل کتنے سرکاری ہسپتال ہیں کن کن علاقوں میں واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں بچوں کے علاج کے لئے وارڈز نہ ہیں؟

(ج) کیاحکومت گوجرانوالہ شہر میں مزید ہسپتال تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں ایک DHQ/Teaching ہسپتال کام کررہاہے۔

(ب) جی نہیں!یہ درست نہ ہے بلکہ DHQ/Teaching ہسپتال گوجرانوالہ میں بچوں کے علاج معالجہ کے لئے پیڈز وارڈز موجود ہیں جس میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی، چیف کنسلٹنٹ ڈاکٹر فرخ بشیر ناگی، سینئر ڈاکٹرز عارف شیخ اور سردار احمد بچوں کے علاج معالجہ کے لئے موجود ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب گوجرانوالہ شہر میں مزید دو نئے جنرل ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ایک 30 بیڈز کا جنرل ہسپتال اعظم آباد (میر مظفر روڈ گوجرانوالہ) کا PC-I جس کا تخمینہ 87.023 ملین روپے ہے۔کمشنر گوجرانوالہ کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے اور دوسرا 40 بیڈز کا جنرل ہسپتال پیپلز کالونی گوجرانوالہ CM Directive کے تحت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کا تخمینہ لاگت 145.150 ملین روپے ہے PC-I تیار کیا گیا ہے جو کہ under process ہے۔اس کے علاوہ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے۔جس میں نئے ڈیپارٹمنٹ کا اضافہ کیا جارہا ہے اس سکیم کا PC-I تیار کیا جارہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ گوندلانوالہ علی پور روڈ گوجرانوالہ میں 600 بیڈز کا ٹیچنگ ہسپتال پر بھی کام جاری ہے جس میں جدید سہولیات میسر ہوں گی۔

ضلع فیصل آباد: ماموں کانجن کے طبی مرکز میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1874: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں محکمہ صحت کا کوئی طبی مرکز کام کر رہا ہے، اگر ہاں تو یہ کہاں پر واقع ہے اور یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں؟

(ج) ان میں ان سالوں کے دوران کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا؟

(د) اس میں اس وقت کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان میں سے کون سی اسامیاں خالی پڑی ہیں اور کب سے خالی پڑی ہیں؟

(و) اس سنٹر میں کون کون سی مشینری فراہم کی گئی ہے اور ان میں کون کون سی چالو حالت میں ہے اور کون کون سی بند ہے؟

(ز) حکومت اس سنٹرز کی جو missing facilities ہیں ان کو کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) آر ایچ سی چک نمبر 509 گ ب ماموں کانجن میں واقع ہے اور یہ 20 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) 12۔2011 کو 37,32,084 روپے کے فنڈ فراہم کئے گئے جس میں سے 20,91,918 روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔ 13۔2012 کو 54,01,426 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جس میں سے 25,89,748 روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔

(ج) 12۔2011 میں 34,218 مریضوں کا علاج ہوا۔

13۔2012 میں 47,485 مریضوں کا علاج ہوا۔

(د) اس وقت رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں 50 لوگ کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں 12 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) 12۔2011 میں کوئی مشینری فراہم نہیں کی گئی۔ 13۔2012 میں CBC Analyzir فراہم کیا گیا ہے جو چالو حالت میں ہے باقی پہلے کی مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) 2010 میں آر ایچ سی ماموں کانجن میں این ایل سی نے مکمل مرمت کی جس پر تقریباً 85 ملین روپے لاگت آئی اس کے علاوہ دیگر آلات جو کہ آر ایچ سی لیول پر موجود ہونے چاہئے، وہ موجود ہیں۔

ضلع بہاولپور: ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1907: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کل کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) مالی سال 2013-14 کے لئے ٹی ایچ کیو احمد پور شرقیہ میں غریب مریضوں کے لئے مفت دوا کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ج) ٹی ایچ کیو احمد پور شرقیہ میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈکس کی کل منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی رہائش گاہیں ہیں اور ان میں سے کتنی ناقابل رہائش ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 92 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے 66 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) کل اسامیاں 216 ہیں جن میں سے 79 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل 16 رہائش گاہیں ہیں، جو کہ قابل مرمت ہیں۔ فنڈز کی فراہمی پر ان کی مرمت کر دی جائے گی۔

ضلع لیہ محکمہ صحت میں کمپیوٹر آپریٹرز کی بحالی کی تفصیلات

*1926: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2007 کو ضلع لیہ میں بی ایچ یوز، ٹی ایچ کیوز، آر ایچ سیز میں کمپیوٹر آپریٹرز بھرتی کئے گئے جن کو بعد میں نوکری سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمپیوٹر آپریٹرز کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بحال کرنے کا حکم دیا ہے اگر ہاں تو محکمہ ان کو کب تک بحالی کے احکامات دے گا ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کمپیوٹر آپریٹر کو 2007 میں بھرتی کیا گیا تھا جن کو بعد میں عدالت عظمیٰ ہائی کورٹ لاہور ملتان بنچ کے فیصلے کے تحت بحال کر کے ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ب) کمپیوٹر آپریٹر کو عدالت عظمیٰ لاہور ہائی کورٹ ملتان بنچ کے فیصلے کے تحت بحال اور ریگولر کر دیا گیا ہے۔

ضلع فیصل آباد: ٹی ایچ کیو تاندلیانوالہ میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1939: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس وقت ہسپتال میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) کیا اس ہسپتال میں چائلڈ سپیشلسٹ تعینات ہے اگر نہیں تو کیوں، اگر چائلڈ سپیشلسٹ اور ڈینگی بخار کے علاج کے فزیشن ڈاکٹرز کی اسامیاں خالی ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال میں ڈاکٹر کی تمام خالی اسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ 40بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز و پیرا میڈیکل سٹاف کی 66 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 24 خالی ہیں، جبکہ 42 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال میں چائلڈ سپیشلسٹ اور فزیشن کی سیٹ خالی ہے، کیونکہ مطلوبہ اہلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہیں۔ مطلوبہ اہلیت کے امیدوار کی دستیابی پر مذکورہ سیٹیں پُر کر دی جائیں گی۔

(ہ) سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے متعدد بار اخبار اشتہار دیا گیا تھا تاہم مطلوبہ قابلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے سیٹیں خالی ہیں جبکہ دیگر ڈاکٹرز کی اسامیوں کو حکومت پنجاب نے fill کر دیا ہے، جن میں سے ڈاکٹروں نے تاحال ڈیوٹی join نہیں کی۔ پیرا میڈیکل سٹاف کی نئی بھرتی پر حکومت پنجاب کی جانب سے عائد پابندی ختم کر دی گئی جس کے بعد اب خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

صوبہ کے ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز میں برن یونٹ بنانے کی تفصیلات

*1943: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت صوبہ کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں مرحلہ وار برن یونٹ کے قیام کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

صوبہ پنجاب کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی ایمر جنسی وارڈز میں برن کے مریضوں کے علاج معالجے کے لئے تمام تر سہولیات دستیاب ہیں اور برن کے مریضوں کے لئے بیڈز مختص ہیں۔ تاہم پنجاب میں تحصیل اور ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں علیحدہ برن یونٹ کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا۔ علیحدہ سے برن یونٹ کا قیام ابھی تدریسی ہسپتالوں میں لایا جارہا ہے۔ اس وقت تین برن سنٹرز جناح ہسپتال لاہور، الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر تکمیل ہیں۔ ان کی تکمیل کے بعد محکمہ صحت وسائل کی دستیابی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں برن یونٹ کے قیام کی منصوبہ بندی کرے گا۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 14-2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!

تحاریک استحقاق نمبر 11 بابت سال 2013'19,17,16,14,12,11,9,8,6 اور 22 بابت سال 2014 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں۔اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ میاں نوید علی!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے ایک اہم بات کرنے کی اجازت دے دیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے جو بات کی ہے وہ بالکل ایسے ہی ہے اور یہی پوزیشن ہے کہ واقعی وہاں فیکلٹی نہیں ہے۔ ہمارا شاہدرہ ہسپتال بنادیا گیا وہاں پر نئی jobs create کریں، یہیں سے پروفیسر وہاں جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مہربانی کریں، میں نے اُدھر floor دیا ہوا ہے۔

ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا

میاں نوید علی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ محرم الحرام میں ہر سال پاکپتن شریف میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا عرس مبارک ہوتا ہے جس میں زائرین کا بہت رش ہوتا ہے اور زائرین کو پریشانی سے بچانے کے لئے کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ حسب روایت کینال ریسٹ ہاؤس میں، میں نے اپنے خرچ سے کیمپ لگایا۔ جب یہ بات DCO پاکپتن جاوید اختر محمود تک پہنچی تو اس نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ کینال ریسٹ ہاؤس میں آنے والے زائرین میں سے مہمانوں کو پولیس کی طرف سے روکا گیا اور سازش کے تحت میرے لگائے گئے کیمپ آفس میں بہت زیادہ زائرین کو اچانک بھیج کر حالات خراب کرنے کی کوشش کی اور جب میں نے باہر نکل کر دیکھا تو میں نے زائرین کو واپس بھجوا دیا جس کے بعد DCO پاکپتن جاوید اختر محمود وہاں پر تشریف لے آئے اور ڈیوٹی پر موجود ASI کو ہراساں کر کے میرے خلاف وائرلیس چلانے کا حکم دیا کہ میں نے انتظامیہ کو تشدد کا نشانہ بنایا ہے اور بدتمیزی کی ہے۔ DCO نے مجھ سے تصدیق کئے بغیر اور DPO کو مطلع کئے بغیر کمشنر صاحب کو میرے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے فون کر دیا اور کمشنر نے RPO کو فون کیا اور RPO نے DPO شاہنواز سندھیلہ سے معاملے کی انکوائری کرنے کا کہا جس میں ڈیوٹی پر موجود ASI نے تمام اصل حقائق DPO کو بتا دیئے کہ ہم پر کوئی بھی تشدد ایم پی اے کی طرف سے نہیں کیا گیا اور یہ سارا کچھ DCO نے مجھے ہراساں کر کے وائرلیس کروائی ہے۔ جب میں نے DPO کو اس بارے میں DCO کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لئے درخواست کی

تو اس نے در گزر کیا۔DCO پاکپتن نے مجھ سے کسی ذاتی عناد کی وجہ سے میرے ساتھ غلط روّیہ اختیار کیا اور میرے خلاف سازش کر کے میری سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی حالانکہ DPO کی انکوائری میں DCO کی طرف سے تیار کی گئی متذکرہ بے بنیاد گھناؤنی سازش بے نقاب ہو گئی ہے۔اس کے باوجود DCO کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کی جارہی ہے جس سے بطور عوامی نمائندہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور اس تحریک استحقاق کا جواب بھی موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending کر لیں انشاء اللہ اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: کل اس کا جواب منگوائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تمام ممبران کھڑے ہو گئے ہیں کیا آپ ان پانچوں کو بولنے دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ سردار مؤکل صاحب کو تو بٹھائیں یہ بلاوجہ کھڑے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے میں کسی کو اس طرح نہیں کہہ سکتا۔ یہ پانچوں کے پانچ ماشاء اللہ بڑے عقلمند ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

فیصل آباد میں پی ٹی آئی کے ورکروں پر پولیس کی اندھا دھند فائرنگ

(---جاری)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کل آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ وزیر قانون آئیں گے اور فیصل آباد کی ساری صورتحال سے ایوان کو آگاہ فرمائیں گے---

جناب سپیکر: جی، جی۔ وہ ابھی آئے ہیں جب وہ یہاں آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، ابھی پوچھتے ہیں۔ مجھے پتا چلا ہے وہ ابھی یہاں آئیں گے اگر لاء منسٹر صاحب میری بات سن رہے ہیں تو وہ ایوان میں تشریف لے آئیں اور کل کے واقعہ کے بارے میں apprise کریں۔ اب آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں لیکن میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ وہ تشریف لا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بات یہ ہے کہ آج 3:00 بجے۔۔۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کل فیصل آباد میں جو دو اموات ہوئی ہیں ان کے لئے یہاں دعائے مغفرت کرادی جائے ہم ان کے لئے سوگ منا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوگ تو جن کے ورکر تھے وہ منا رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج 3:00 بجے تک آپ wait کر لیں تاکہ دوسری طرف کے حقائق بھی سامنے آجائیں پھر بات کریں گے۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب حالات مسلسل خرابی کی طرف جا رہے ہیں اور اس کو کنٹرول کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہم سب اس بات کو کہتے ہیں کہ حکومت ڈائیلاگ کرے لیکن حکومت اس وقت ڈائیلاگ کرنا نہیں چاہ رہی ہے اور معاملے کو مزید خرابی کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ آگ پھیلے گی اور اس کے نتیجے میں اگر یہ ساری بساط لپٹتی ہے تو سب سے زیادہ نقصان حکومت اور جمہوریت کا ہی ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب تشریف لا چکے ہیں وہ اس پر بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ فیصل آباد میں کل پی ٹی آئی نے جو کال دی تھی اس حوالے سے معزز ممبران بات کر رہے ہیں۔ کل وہاں صبح دس ساڑھے دس بجے تک تمام مارکیٹیں کھل رہی تھیں اور ٹریفک رواں دواں تھی۔ وہاں پر سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سٹوڈنٹس اپنی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جب پی ٹی آئی کی کال کو فیصل آباد کی عوام نے مسترد کیا، traders نے مسترد کیا اور ناکام بنایا۔ عمران خان صاحب اور شیخ رشید صاحب جو کافی عرصے سے جلاؤ گھیراؤ اور مار دھاڑ کی باتیں کنٹینر پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں اور ہمارے نوجوانوں کو جو درس دے رہے ہیں اس کے مطابق انہوں نے وہاں پر پلان یہ کیا تھا کہ 9 جگہوں سے شہر کو بلاک کریں گے جس میں

یہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ بہت سے کارکن لاہور اور دیگر علاقوں سے وہاں گئے ہوئے تھے اور پھر انہوں نے فیصل آباد میں تین جگہوں پر ٹریفک کو روکنے کی کوشش کی، مارکیٹیں بند کرائیں، سکولوں اور کالجوں میں ان کے ڈنڈا بردار لوگ گئے۔ وہاں کے لوکل لوگ اس پر مشتعل بھی ہوئے جیسا کہ آپ نے میڈیا پر دیکھا کہ آمنے سامنے تھوڑا بہت آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے رہے۔ حکومت کی طرف سے بالکل فری ہینڈ دیا گیا، آپ نے دیکھا کہ وہاں پر کوئی tear gas استعمال نہیں کی گئی، کوئی لاٹھی چارج نہیں کیا گیا بلکہ جب وہاں پر آگ لگائی گئی اور جلاؤ گھیراؤ کیا گیا تو اس آگ کو بجھانے اور لوگوں کو تھوڑا پیچھے ہٹانے کے لئے واٹر کینن کا استعمال کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد ڈویژن میں پی ٹی آئی کے پاس صرف ایک سیٹ ایم پی اے کی ہے۔ فیصل آباد میں مسلم لیگ (ن) کا ایک بہت بڑا strong hold ہے اس وجہ سے وہاں پر ہمارے شاید کچھ کارکن بھی عام پبلک کے ساتھ مشتعل ہو کر نکل آئے ہوں گے۔ اس incident میں ایک شخص ہلاک ہوا اور اس میں ملوث شخص کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں اور پولیس کی ٹیمیں چھاپے مار رہی ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے پورے incident پر ایک high power کمیٹی بنائی ہے وہ آج وہاں پر چلی گئی ہے اور یہ تین لوگوں پر مشتمل کمیٹی ہے جس میں ہمارے سیکرٹری تحفظ ماحول ہیں، ڈی پی او ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ایڈیشنل کمشنر ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے پچاس لاکھ روپے کے انعام کا اعلان بھی کیا ہے کہ جن لوگوں نے فائر نگ کی ہے اگر ان کے بارے میں کوئی بھی شہری اطلاع کرتا ہے تو پچاس لاکھ روپے تک کا انعام اس کے لئے رکھا گیا ہے، بالکل اس کی گرفتاری کی جائے گی اور وہاں پر جو بھی شخص ہلاک ہوا ہے اور جس شخص نے بھی فائر کر کے اس کو ہلاک کیا ہے اس کو بالکل قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہم نے کل سب کچھ دیکھا ہے اور وہ ٹی وی پر دو سے اڑھائی گھنٹے تک چلتا رہا ہے۔ اس اسمبلی یا ایوان میں کھڑے ہونے کا مطلب ہے کہ حقائق، ایک انسان سادہ کپڑوں میں pistol لے کر وہاں پر پہنچ کیسے گیا؟ ہمیں اس سوال کا جواب دیا جائے اور ہمیں یہ بتایا جارہا ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا تھا اور کیا نہیں ہو رہا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! دیکھیں، وہ تو لاء منسٹر صاحب نے بتادیا ہے کہ کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے بنادی ہے اور تین دن کے اندر اس کی رپورٹ آجائے گی۔آج ویسے بھی ہمارے سابق لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان نے تین بجے پریس کانفرنس کا کہا ہے اس میں تمام حقائق آپ کے سامنے آجائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں آپ کی بات کاٹتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ تین بندوں کی high power Committee ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس کی رپورٹ کب تک آئے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں آپ کو بتارہا ہوں کہ تین دن کے اندر اندر کمیٹی رپورٹ پیش کرے گی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑے طریقے سے بات کر دی ہے لیکن کیا حکومت کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ بھی صبر و تحمل سے کام لے اور کیا یہ دو تین دن پہلے بیٹھ کر مذاکرات نہیں کر سکتے تھے؟ منسٹر صاحب خود بتارہے ہیں کہ کل بڑا امن تھا اور دکانیں کھل گئی تھیں تو پھر حکومت والوں نے خود ہر چیز بند کروائی ہے اور کیا حکومت نے خود اس کال کو کامیاب کروایا؟ نظر تو یہی آتا ہے کہ حکومت نے خود ہی کال کو کامیاب کرواکر آج پورے ملک میں آگ لگادی ہے۔ ہمیں انتہائی افسوس ہے ہم کل کے حکومتی روّیے اور آج منسٹر صاحب کی یہاں پر غلط بیانی پر علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران علامتی واک آؤٹ کرتے ہوئے
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں، میں یہ بتانا چاہوں گا کہ مذاکرات کے لئے حکومت پوری طرح سے تیار ہے۔ حکومت مذاکرات کے لئے آج بھی اسی میز پر بیٹھی ہے اور پی ٹی آئی والے خود وہاں سے اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ ہم نے مذاکرات سے بالکل انکار نہیں کیا۔ کل کے incident کے جو بھی حقائق تھے وہ ان کے سامنے بیان کر دیئے گئے ہیں اور میں حکومت کی طرف سے پھر دوبارہ ان کو بتارہا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی سختی نہیں کی گئی ہے ان کو فری ہینڈ دیا گیا تھا اور دکانیں ہم نے بند نہیں کرائیں۔ چیمہ صاحب فرمارہے تھے کہ حکومت نے خود دکانیں بند کرائیں لیکن مارکیٹیں اور روڈز تو پی ٹی آئی کے لوگوں نے بند کرائیں۔ وہاں پر جو تھوڑا بہت لڑائی جھگڑا اور مار کٹائی ہوئی ہے وہ بھی پی ٹی آئی کی طرف سے کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب آپ بھی مہربانی کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قادری صاحب! اگر وہ آ جائیں تو پھر بات کر لینا۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! وہ یقیناً نہیں آئیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ اپنی بات کریں۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! کیونکہ کل جو کال دی گئی تھی اس میں (ق) لیگ جو کہ مشرف کی لیگ ہے جنہوں نے دس سال یہاں پر قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا اور لال مسجد سے لے کر کراچی کے 12۔ مئی کے واقعات کی ذمہ داری واضح طور پر پوری دنیا نے ان پر ڈالی۔ انہوں نے باقاعدہ فیصل آباد کی اس کال میں پی ٹی آئی کا ساتھ دینے کی بات کی تھی اور ان کے لوگ اس جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ میں شامل تھے۔ ان کی باقاعدہ طور پر تصویریں موجود ہیں اور ان کی لیڈر شپ وہاں کنٹینر پر بھی موجود تھی اور جو سکول خالی کروانے کے لئے ڈنڈا بردار فورس گئی وہ بھی انہی کے لوگ تھے اسی لئے آج یہ اس پر پردہ پوشی کرنے کے لئے اس طرح کی گفتگو کر رہے ہیں کہ پتا نہیں کہ کوئی ظلم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! تاجروں کو ایک رات پہلے ڈرایا گیا جب انہوں نے دکانیں کھول دیں تو پھر ان کا راستہ روکا گیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ کون سا قانون ہے کہ راہ پر چلتے راہ گیر کو اس کے بنیادی حقوق سے روک دیا جائے اور سڑک پر نہ چلنے دیا جائے، کیا بنیادی حقوق صرف (ق) لیگ اور پی ٹی آئی کے ہیں؟ وہ احتجاج کی آڑ میں لوگوں کے بنیادی حقوق کو پامال اور غصب کرتے چلے جائیں؟ نہیں یہ ممکن نہیں ہے یہ ان لوگوں اور تاجروں نے جس کفل کی بات کر رہے ہیں انہوں نے اپنا راستہ دیکھا اور اس بات پر retaliate کیا۔ عرض صرف یہ ہے کہ یہ ڈرامہ بازی اور فراڈ بند ہونا چاہئے۔ ان کی جو چھپ کر وار کرنے کی عادت ہے، ویسے تو عوام نے ان کو دھول چٹا دی ہے اور ان کو بتا دیا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کا ساتھ دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اب یہ لوگوں کی support شامل کر کے واجا جماعت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ انہوں نے کل آئین، قانون، بنیادی حقوق اور فیصل آباد میں رہنے والے لوگوں کے حقوق پر چھپ کر وار کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس وقت پارلیمنٹیرین ہونے کی حیثیت سے بات نہیں کر رہی بلکہ میں تحریک پاکستان گولڈ میڈلسٹ نذیر احمد غازی کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے بات کر رہی ہوں جنہوں نے اس وطن کو بنانے میں کتنی جیلیں کاٹیں۔ اب پی ٹی آئی سے یہ سوال ہے کہ وہ جان بوجھ کر ایسی صورتحال پیدا کر رہے ہیں اور خواتین کو ڈھال کے طور پر لایا جا رہا ہے۔ ہمارا اسلام اس طرح کے میوزک پروگرام کی اجازت نہیں دیتا۔ دوسرا شیخ رشید جو کہہ رہا ہے کہ جلاؤ گھیراؤ کریں گے تو وہ کس حساب سے یہ بات کرتے ہیں؟ یہ وطن صرف ان کا نہیں ہے، یہ وطن ہم سب کا ہے۔ آپ اس بات کا نوٹس لیں کہ وہ table talk کیوں نہیں کرتے؟ ان کا مقصد صرف اس حکومت کو کمزور کرنا ہے۔ اس ملک کی تقدیر بدلنے کے لئے میاں محمد نواز شریف کبھی چائنا جا رہے ہیں۔۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب! فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں بہت اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں اور اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ذرا دو منٹ تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے آئی تھی اس کو ہم نے pending کیا تھا کیونکہ وہ اس کے جواب سے مطمئن نہیں تھے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا مفصّل جواب موصول نہیں ہوا، محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا تھا وہ واضح نہیں تھا، اب محکمہ کو بلا کر واضح جواب دینے کی ہدایت کی ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 920/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وزیر موصوف محمد آصف ملک صاحب! اپوزیشن کے ممبران چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب ایوان سے باہر تشریف لے گئے ہیں آپ ان کو منا کر لے آئیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک): جی، ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار نمبر 920 کے بارے میں بھی میری یہی گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 922/14 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے، یہ پڑھی جا چکی ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): اس تحریک التوائے کار کا بھی تفصیلی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی

طرف سے پیش کی گئی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ضلع لاہور میں ٹائروں سے تیل نکالنے والے چالیس کارخانے موجود تھے یہ تمام کارخانے غیر قانونی طور پر کام کر رہے تھے کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے کسی کو بھی اجازت نامہ یا این او سی جاری نہیں کیا تھا، ان کارخانوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے پیش نظر محکمہ تحفظ ماحول نے ان کے خلاف کارروائی کی 17 یونٹس کو seal کیا اور باقی کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ ان 17 یونٹس میں سے 9 یونٹس سول کورٹ، ہائیکورٹ میں اپنی petition دائر کرنے کے بعد stay حاصل کئے ہوئے ہیں، محکمہ ان مقدمات کی باضابطہ طور پر عدالتوں میں پیروی کر رہا ہے۔ اس وقت ضلع لاہور میں تیل نکالنے والے چالیس کارخانوں میں سے چوبیس بند ہیں اور ان چوبیس کارخانوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، باقی کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی گئی ہے اور عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک کو سپیکر صاحب نے شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 کے ساتھ attach کیا ہوا تھا۔ اس تحریک التوائے کار کا جب جواب آئے گا تو اس کو بھی اکٹھے take up کر لیں گے، فی الحال اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 982/14 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کے بارے میں بھی گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار کرپشن کے بارے میں ہے جو کہ 7۔ جولائی 2014 سے چل رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک لازمی آ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا جواب ضرور آنا چاہئے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 983/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے بارے میں بھی میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میکڈونلڈ کے اندر 71 ٹن خراب گوشت آیا، جو اس قوم کے بچوں نے کھایا، اس معاملے پر یہ ایک انتہائی اہم تحریک التوائے کار ہے۔ میری اس سلسلے میں صرف ایک گزارش ہے کہ وزیر خوراک سے کہیں کہ وہ خود ایوان میں آکر اس کا جواب دیں کیونکہ اس قوم کو 71 ٹن expired گوشت کھلایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ پہلے میری عرض سن لیں۔ Just a one sentence. یعنی اس غریب قوم کا 236 ملین ڈالر ان تین مہینوں میں میکڈونلڈ اور کے ایف سی کے through باہر چلا گیا ہے اور میں یہ بات ذمہ داری سے کر رہا ہوں۔ خدا کے لئے اس قوم کو educate کریں کہ یہ کیا کھا رہے ہیں اور وزیر خوراک سے کہیں کہ اس کا جواب خود ایوان میں آکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب تو آنے دیں پھر اس کے بعد۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ہماری گورنمنٹ 100 ملین ڈالر کے لئے بھاگتی پھرتی ہے، یہ تو پھر 236 ملین ڈالر کا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 995/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرنے کی استدعا کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1003 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھ دیں۔

ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کا انستھیزیا کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!این آئی ایچ اسلام آباد نے اپنی حتمی رپورٹ میں اس کو تجزیاتی معائنہ کے بعد معیاری قرار دیا ہے، یہ دوائی ابھی تک کسی ہسپتال میں بھی اس طور پر تقسیم نہیں کی گئی جس کا ذکر کیا گیا ہے۔جی ایم میڈیکل سٹور ڈپو نے یہ دوائی ٹیسٹ کرنے کے لئے این آئی ایچ بھجوائی ہے، جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اور یہ بات رپورٹ میں بھی لکھی ہوئی ہے۔مذکورہ دوائی کی 3730 بوتلیں 1675 روپے فی بوتل کے حساب سے ضلع و تحصیل ہسپتالوں کے لئے PEPRA Rules کے مطابق تمام ضابطوں کو پورا کرنے کے بعد شفاف کارروائی متعلقہ ماہرین کی سفارش اور میرٹ پر سپلائی کی جاتی ہے، یہ دوائی پاکستان سمیت پوری دنیا میں استعمال ہوتی ہے۔تحریک التوائے کار میں اصل حقائق سے ہٹ کر جو بات ان کے علم میں لائی گئی وہ محض ایک اخباری اشتہار کی بنیاد پر ہے۔اس میں کوئی صداقت نہیں ہے، متعلقہ دوائی حسب ضابطہ شفاف طریقے سے استعمال اور سپلائی کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1084 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی طرف سے

ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کرتے ہیں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1085 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

قانونی تحفظ نہ ملنے کی وجہ سے ہائر ایجوکیشن اداروں کی طالبات کے جنسی تشدد میں مسلسل اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تمام Higher Education Institutions بشمول Universities میں طالبات کے خلاف Sexual Harassment کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ حیران کن امر یہ ہے کہ Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 ان طالبات کو کوئی تحفظ نہ دے سکا ہے جو کہ حقیقتاً ایک سنگین جرم سمجھا جانا چاہئے لیکن Higher Education Commission(HEC) اور وزارت تعلیم اس پر خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہیں اور مظلوم طالبات کو کہیں سے کوئی قانونی تحفظ حاصل نہ ہے۔ طالبات کے ساتھ ہونے والے ایسے واقعات کا بہت ہی کم علم ہوتا ہے جس کی وجہ طالبات کو بدنامی اور شکایت کی صورت میں مستقبل کی تباہی کا خطرہ ہوتا ہے اور اکثر بااثر ملزمان کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ویسے تو HEC کے مراسلے کے مطابق تمام یونیورسٹیوں کو ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ وہ تین ممبران پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دیں جو کسی بھی طالبہ کی شکایت پر فوری طور پر مجرم کے خلاف کارروائی کر سکے لیکن عملاً ایسا نہ ہو سکا ہے اور طالبات کو خوف زدہ ماحول میں تکمیل تعلیم کرنا پڑ رہا ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کا حالیہ واقعہ جس میں ایک طالبہ نے Sexual Harassment کی شکایت کی لیکن اس کی شکایت ہنوز کمیٹی کے زیر ساعت ہے اور اس طرح دوسری بھی کئی شکایات بس زیر ساعت ہیں۔ کب تک رہیں گی کچھ پتا نہ ہے؟ محرک کے مطابق HEC اور وزارت تعلیم کو کسی بھی طالبہ کی شکایت پر کمیٹی کو 15 دن کے اندر فیصلہ کرنے کا پابند کرنا چاہئے۔ تمام یونیورسٹیوں میں کمیٹی کے ممبران اور اس کے دفتر کا واضح علم تمام طالبات کو ہونا چاہئے۔ یونیورسٹیوں اور اداروں میں نمایاں جگہ پر کمیٹی کے دفتر اور فون نمبرز کا لکھا ہونا بھی لازم ہونا چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! محترم شیخ صاحب کی اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے تمام یونیورسٹیاں جو کہ ہائر ایجوکیشن، پنجاب سے متعلقہ ہیں، وومن یونیورسٹی ملتان، انجینئرنگ یونیورسٹی ٹیکسلا، یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور، اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، یونیورسٹی آف سرگودھا، یونیورسٹی آف گجرات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور، فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی راولپنڈی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان اور گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد، ان تمام یونیورسٹیوں سے رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ تمام کے مراسلہ جات کے مطابق دو باتیں جو اس میں انتہائی اہم تھیں کہ ایک Protection against Harassment of Women at the Workplace Act 2010 کے تحت ان کو بھی protection حاصل ہے یا نہیں؟ تمام اداروں نے یہ رپورٹ دی ہے کہ ہم نے بھی اپنے اداروں کے اندر یہ متعلقہ قانون لاگو کر رکھا ہے اور یہاں طالبات یا اساتذہ کرام کو ان provisions کے تحت تحفظ حاصل ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ تین ممبران پر مشتمل رولز کے مطابق کمیٹی تشکیل دی گئی ہے یا نہیں؟ تمام اداروں نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم نے اس سلسلے میں کمیٹیاں constitute کر دی ہیں اور رولز کے مطابق وہ کام بھی کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تمام اداروں نے یہ کہا ہے کہ harassment کی کسی قسم کی کوئی شکایت اس کمیٹی کو یا یونیورسٹی کی انتظامیہ کو موصول نہیں ہوئی۔ اگر کوئی خاص واقعہ شیخ صاحب کے علم میں ہو تو ہم بیٹھ جاتے ہیں، بات کر لیتے ہیں، جس یونیورسٹی کے متعلقہ ہو، انشاء اللہ ان کو بلا کر وضاحت کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ ان کی تسلی کروائی جائے گی بلکہ موقع پر عملدرآمد کرواتے ہوئے قانون کے مطابق مؤثر طور پر عمل کیا جائے گا۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اس میں قائداعظم یونیورسٹی کے واقعے کا ذکر کیا ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ وہ قائداعظم یونیورسٹی سے پوچھیں کہ اس پر فیصلہ کیوں نہیں ہوا؟ میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے حکومت کی توجہ law کی اس base کی طرف کرائی ہے جس میں at workplace کہا گیا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ جب اس کے تحت کارروائی ہو گی تو یونیورسٹیز اور کالجز اس سے نکل جائیں گے۔ آپ ان سے کہیں کہ قائداعظم یونیورسٹی سے پوچھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میرے خیال میں قائداعظم یونیورسٹی صوبہ پنجاب کے نہیں بلکہ وفاق کے under ہے اس لئے یہ اس سے نہیں پوچھ سکتے باقی جو ان کے under ہیں اگر ان میں سے کسی یونیورسٹی میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے تو ان کو بتا دیں۔

شیخ علاؤالدین: انہوں نے جو law بنایا ہے اس کے اندر at workplace کہا گیا ہے اس میں education sector کو لے کر آئیں، اوّل تو پروفیسرز کو کوئی نہیں پوچھے گا اور اگر کبھی سزائیں ہوئیں بھی تو under this act یہ اپیل میں نکل جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1086/14 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

ضلعی ہسپتالوں کے لئے خریدے گئے بے ہوشی کے انجکشن غیر معیاری ہونے کا انکشاف

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلعی ہسپتالوں کے لئے بے ہوش کرنے کے جو انجکشنز ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ پنجاب نے خرید کئے تھے وہ تمام غیر معیاری ثابت ہو گئے ہیں۔ میڈیکل سٹور ڈپو نے یہ انجکشنز نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد کو جب تحقیق کے لئے روانہ کئے تو یہ خوفناک رپورٹ موصول ہوئی کہ یہ تمام انجکشنز تقریباً وہی ہیں جو دو سال پہلے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو دیئے گئے تھے اور ایک تاریخی المیہ کا باعث بنے تھے۔ اس مسئلے کو دبانے کے لئے متعلقہ افسران نے بھرپور کوشش کی لیکن یہ معاملہ چھپ نہ سکا۔ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس نے isoflurane جو کہ General Inhalation میں کام آتا ہے کی خرید کا معاہدہ کیا اور مالی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے بہت بڑی تعداد میں یہ غیر معیاری انجکشن سپلائی کر دیئے۔ حیران کن امر یہ بھی ہے کہ انسپکشن ٹیم نے بغیر Drug Testing Laboratory Certificate کے خریداری کی اجازت دے دی اور اس کی ادائیگی بھی کر دی۔ Drug Testing کا کسی بھی ڈسٹرکٹ ہسپتال میں پہنچ کر ٹیسٹ کرانا بذات خود ایک مشکوک عمل ہے۔ ادویات کی خریداری میں بہت بڑے پیمانے پر بددیانتی اور بدنظمی کوئی نئی بات نہ ہے۔ ہسپتالوں میں غیر معیاری ادویات من پسند سپلائرز سے عرصہ دراز سے

خریدی جارہی ہیں جس کا آج تک کوئی تدارک نہ ہو سکا ہے۔اس اہم عوام کی صحت کے معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ isoflurane انجکشن نہیں بلکہ solution ہے اور بے ہوشی کے لئے استعمال ہونے والی دوائی ہے۔مزید برآں پی آئی سی لاہور میں اس دوائی سے کوئی واقعہ رونما ہوا اور نہ ہی یہ دوائی ابھی تک ضلعی ہسپتالوں کو مہیا کی گئی ہے۔نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد نے اپنی حتمی رپورٹ میں اس دوائی کو تجزیاتی معائنے کے بعد معیاری قرار دیا ہے جس کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ دوائی کی 3730 بوتل 1675 روپے فی کس بوتل کے حساب سے تحصیل و ضلع کے ہسپتالوں کے لئے Punjab Procurement Rule PEPRA کے مطابق تمام ضابطوں کو پورا کرنے کے بعد شفاف کارروائی اور متعلقہ ماہرین کی نگرانی اور سفارش کے مطابق کی جاتی ہے اور یہ دوائی Asian Queen Broad Limited United Kingdom کی research product کی ایک ملٹی نیشنل کمپنی Abbot لیبارٹریز لمیٹڈ سے خریدی گئی جو کہ پاکستان سمیت تمام دنیا میں استعمال ہو رہی ہے اور اپنی ساکھ کے حساب سے اپنی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔سیکرٹری صاحب! چھٹی کی درخواستیں پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی تحریک استحقاق آ گئی ہے، چھٹی کی درخواستوں کے بعد اسے take up کرتے ہیں۔جی، سیکرٹری صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن بائیکاٹ ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Welcome back.

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب محمد عمر جعفر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلی درخواست جناب محمد عمر جعفر ایم پی اے، پی پی۔293 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Respected Sir,

This is in continuation of my earlier request on the subject. The domestic problems of the undersigned are pending. It is therefore requested that one week extension in leave with effect from 6th December 2013 may be granted.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نبیرہ عندلیب

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ نبیرہ عندلیب ایم پی اے، ڈبلیو۔350 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں بعض ناگزیر مصروفیات کے باعث مورخہ 19 اور 20۔ مئی 2014 کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکی میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صرف معزز ممبران کے نام پڑھ دیں کہ ان کو رخصت دی جائے۔ آپ دیکھیں کہ کئی ذاتی معاملات ہوتے ہیں پچھلی دفعہ اسی طرح معزز ممبران کے بارے میں بتایا گیااور چنیوٹی صاحب کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ تھائی لینڈ گئے ہیں۔ وہ کسی کام سے گئے ہوں گے لیکن میرا مقصد ہے کہ بتانا کوئی ضروری نہیں ہوتا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں تبلیغ کے سلسلے میں گیا تھا۔

محترمہ کنیز اختر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ کنیز اختر ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Respected sir

I won't be attending the Assembly Session on 28th may 2014 as I have to go to Faisalabad to receive Chief Minister Mian Shahbaz Sharif at Faisalabad.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ زیب النساء اعوان ایم پی اے، ڈبلیو۔300 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں منعقدہ اسمبلی اجلاس مورخہ 16۔ مئی 2014 کو حاضر نہیں ہو سکی لہذا اس یوم کی رخصت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عائشہ جاوید

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ عائشہ جاوید ایم پی اے،ڈبلیو۔317 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Honourable Sir,

Kindly grant/accept my leave from the 6th, 7th and 8th Session of the Assembly 2014 for personal reasons.

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور ستی

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستی ایم پی اے،ڈبلیو۔325 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Respected Sir,

Due to some family matter I won't be able to attend the Session on Monday 16th June 2014. So kindly grant me leave for one day.

جناب ڈپٹی سپیکر:اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب جعفر علی ہوچہ

سیکرٹری اسمبلی:اگلی درخواست جناب جعفر علی ہوچہ ایم پی اے،پی پی۔57 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ بندہ کو اپنے حلقے میں ضروری کام ہے جس کی وجہ سے 16 تا 19۔جون 2014 کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا لہذا چار یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب غزالی سلیم بٹ

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب غزالی سلیم بٹ ایم پی اے، پی پی۔138 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

السلام علیکم!

"جناب گزارش ہے کہ میری زوجہ انتہائی علیل ہیں ان کے علاج معالجے کے لئے مجھے ان کے ساتھ پاکستان سے باہر جانا پڑ رہا ہے لہذا میں 13تا21۔ جون 2014تک اسمبلی اجلاس میں حاضر نہ ہو سکوں گا۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار محمد جمال خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست سردار محمد جمال خان لغاری ایم پی اے، پی پی۔245 کی طرف سے ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ :

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب تو بیٹھے ہوئے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی: انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Dear Sir,

This is to request leave from 18th to 20th June 2014 in lieu of my paternal grandmother's extremely serious health condition.

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست میاں محمد اسلم اقبال ایم پی اے، پی پی۔148 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ 20۔جون 2014 سے لے کر تا اختتام اجلاس عمرہ کی سعادت کے لئے جا رہا ہوں، مہربانی فرما کر رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! چودھری سرفراز افضل صاحب کی طرف سے ایک تحریک استحقاق آئی ہوئی ہے وہ اس تحریک استحقاق کو out of turn لینا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، آپ اس تحریک استحقاق کو take up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت (چودھری سرفراز افضل): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے سے پہلے صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ کل جو فیصل آباد میں سانحہ ہوا، نہیں ہونا چاہئے تھا سیاسی کشیدگی ہوئی، قانون نافذ کرنے والے ادارے

حرکت میں آئے، جس شخص نے بھی یہ حرکت کی ہے اس کے خلاف وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی کہا کہ اسے فی الفور گرفتار کیا جائے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order please, Order in the House, Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): اس پر پچاس لاکھ روپے انعام بھی رکھا گیا ہے لیکن ظلم کی انتہا یہ ہوئی کہ ایک پرائیویٹ ویب سائٹ "siasat.pk" کے نام پر page ہے۔ آج سے سوا سال پہلے پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں سانحہ راولپنڈی پر ایک پریس کانفرنس ہوئی تھی جس میں اس وقت کے لاء منسٹر رانا ثناء اللہ، راجہ اشفاق سرور، ہمارے موجودہ وزیر داخلہ بھی موجود تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ پہلے اپنی تحریک استحقاق پڑھ لیں اس کے بعد آپ کو اس کی اجازت ہے۔

فیصل آباد پی ٹی آئی کے احتجاج میں ورکروں پر فائرنگ کرنے والے شخص کی بجائے معزز ممبر اسمبلی کی تصاویر کو مختلف میڈیا چینلز پر دکھانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ کل مورخہ 8۔دسمبر 2014 کو فیصل آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے ہونے والے احتجاج میں ایک شخص کو فائرنگ کرتے ہوئے دکھایا گیا اور اس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا تھا۔ رات کو مختلف ٹیلیویژن چینلز پر اور سوشل میڈیا کی سائیٹ "siasat.pk" کے حوالے سے رانا ثناء اللہ خان سابق صوبائی وزیر قانون کے ساتھ میری تصویر دکھائی گئی اور کہا گیا کہ یہ شخص قاتل ہے اور سابق وزیر قانون کے ساتھ پریس کانفرنس میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! میری تصویر کو قاتل کی تصویر ظاہر کرنے سے میری سیاسی ساکھ کو میرے حلقے میں نقصان پہنچا ہے۔ بطور عوامی نمائندہ اور پاکستانی شہری ہونے کے ناتے "siasat.pk" نے میرا استحقاق مجروح کیا ہے۔ دیگر ٹیلیویژن چینلز نے بھی اس کی تصدیق کرنا گوارا نہیں کیا، میری تصویر کے

بارے میں غلط خبر چلادی گئی اور مجھے قاتل ظاہر کر دیا گیا ہے حالانکہ قاتل کی تصویر اور میری تصویر میں واضح تضاد موجود ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ کیا ہو رہا ہے اور یہ کیسا سوشل میڈیا ہے؟ جس پریس کانفرنس کا حوالہ دیا گیا اس کی تصویر میرے موبائل میں محفوظ ہے۔(معزز ممبر نے موبائل اُٹھا کر تصویر دکھائی)

کل رات سے یہ میرے، میری فیملی، ساتھیوں، دوست احباب اور میرے حلقے کے لوگوں کے لئے ایک عذاب بنا ہوا ہے۔ وہ سب پوچھتے ہیں کہ یہ کیسے ہوا؟ راناثناءاللہ نے سانحہ راجہ بازار کے اُوپر جو پریس کانفرنس کی تھی اس کی اخبارات میں چھپنے والی تصویر میرے پاس اس وقت موجود ہے۔ میرے ساتھ سیماں جیلانی، ایم این اے بیٹھی ہوئی ہیں، راجہ اشفاق سرور صاحب اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں وہ بھی اس پریس کانفرنس میں موجود تھے اور راولپنڈی کا سارا میڈیا موجود تھا۔ ظاہر یہ کیا گیا کہ میں راناثناءاللہ کا گن مین ہوں اور ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں۔ کل فیصل آباد میں فائرنگ کرنے والے آدمی کی جو تصویر اخبارات میں چھپی وہ میں نے آپ کے پاس جمع کرائی ہے۔ اس کے علاوہ میں راولپنڈی پرنٹ میڈیا کے اخبارات بھی ساتھ لایا ہوں۔ فیصل آباد میں جس شخص نے فائرنگ کی اس کی روزنامہ "خبریں" نے فوٹو چھاپی ہے۔ کیا یہ میں ہوں؟ روزنامہ "اوصاف" نے دوسرے angle سے اس کی تصویر چھاپی ہے کیا یہ میں ہوں؟ روزنامہ "نوائے وقت" نے اس شخص کی تیسرے angle سے تصویر چھاپی ہے کیا یہ میں ہوں؟ اسی طرح روزنامہ "ایکسپریس" نے اس کی ایک اور angle سے تصویر چھاپی ہے کیا یہ میں ہوں؟ روزنامہ "پاکستان" اور روزنامہ "جناح" نے بھی اس شخص کی مختلف angles سے تصاویر چھاپی ہیں کیا یہ میں ہوں؟(معزز ممبر نے تمام اخبارات لہرا کر دکھائے)

فیصل آباد میں جو شخص فائرنگ کر رہا تھا ارات کو دنیا نیوز نے بار بار اس کی تصویر دکھائی اور اس شخص کا نام ندیم مغل بتایا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کا منتخب نمائندہ ہوں۔ ہزاروں لوگوں سے ووٹ لے کر یہاں اس مقدس ایوان میں آیا ہوں۔ یہ کیا تماشا لگ گیا ہے؟ میں کل کے واقعہ کی کھلے الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ روزانہ پرویز مشرف کی "ڈمی" جیو اور اے آر وائی چینل پر آتی ہے کیا وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ پرویز مشرف کہہ رہا ہوتا ہے؟ اسی طرح سید یوسف رضا گیلانی کی "ڈمی" آ رہی ہے کیا وہ سب باتیں سید یوسف

رضا گیلانی کہہ رہے ہوتے ہیں؟ میں آپ کے سامنے یہ تصویر پیش کرتا ہوں جس کے اُوپر wanted لکھا گیا ہے۔ یہ تو تذلیل کی انتہا ہو گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر! میرے والدین، گھر والے اور حلقے کے لوگ سراپا احتجاج ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سڑکوں پر نکل کر اس پر احتجاج کریں لیکن میں ایسا نہیں چاہتا کہ اس سانحہ کو کسی اور رنگ میں ڈھالا جائے۔ یہ زیادتی ہے کہ کسی بھی معزز ممبر اسمبلی کی اس طرح سے تذلیل کی جائے۔ ایک پرائیویٹ ویب سائٹ "siasat.pk" نے ایسا کیا ہے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیا اب اس ملک میں اس طرح سیاست ہو گی؟ کل وزیر اعلیٰ پنجاب نے فوری نوٹس لیتے ہوئے قاتل کی گرفتاری کا حکم دیا اور انہوں نے قاتل کی گرفتاری پر پچاس لاکھ روپے انعام بھی مقرر کیا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ فی الفور اس قاتل کو گرفتار کیا جائے۔ جب فیصل آباد میں یہ سانحہ ہوا تو اُس وقت میں راولپنڈی میں موجود تھا، اس وقت میں اپنے پبلک سیکرٹریٹ میں موجود تھا اور حلقہ کے لوگوں کے کام کر رہا تھا۔ میں اس وقت اپنے حلقے کے لوگوں سے ملاقات کر رہا تھا اور اس کے بعد اپنے خاندان کی ایک خوشی میں شریک ہوا ہوں۔ کل شام کو میں ایک جگہ کافی پینے گیا تو میرے سے دوسری ٹیبل پر پی ٹی آئی کے sitting ایم این اے غلام سرور خان بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ میں راولپنڈی سے آکر فیصل آباد میں فائر کروں اور پھر فوراً راولپنڈی پہنچ جاؤں؟ میں صبح 11:00 بجے سے لے کر 2:00 بجے تک اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کرتا رہا۔ 2:00 بجے کے بعد میں نے اپنے خاندان کی ایک خوشی میں شرکت کی اور اس کے بعد میں اسلام آباد کافی پینے گیا جہاں میرے سے دوسری ٹیبل پر پی ٹی آئی کے ایم این اے غلام سرور خان بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ایک مرتبہ پھر گزارش کرتا ہوں کہ میری اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ اس "siasat.pk" کو فوری طور پر بند کیا جائے اور اس کے خلاف Cyber Crimes Act کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ خُدا کا خوف کریں، میرا موبائل نمبر موجود ہے، ہر شخص کو پتا ہے کہ میں sitting ایم پی اے ہوں اور میں پچھلے پانچ سال بھی ایم پی اے رہا ہوں۔ یہ کم از کم مجھے ایک فون کال تو کر لیتے کہ کیا آپ وہاں فیصل آباد میں موجود تھے؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! ہم عوامی نمائندے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے عزت دار ہیں۔ ہم شیشے کے گھر میں کھڑے ہیں، سارے ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہمارے خیالات پر تبصرے اور

گمان کئے جا رہے ہیں۔ میڈیا بھی شیشے کے گھر میں ہے۔ان کو انتہائی احتیاط کا روّیہ روا رکھنا چاہئے۔جس طرح میڈیا والے عزت دار ہیں اسی طرح ہم بھی عزت دار ہیں۔میڈیا کو catharsis کرنا چاہئے،اس طرح کے لغو اور بے بنیاد الزامات نہیں لگانے چاہئیں جس طرح کہ میرے فاضل ممبر کے اُوپر لگائے گئے ہیں۔یہ الزامات آپ اور مجھ پر بھی لگائے جا سکتے ہیں۔وزیر اعلیٰ پر تو آئے دن ایسے لغو الزامات لگائے جاتے ہیں اور وہ ان کو حوصلے سے برداشت کرتے ہیں لیکن

This is not tolerable. Please take notice of this and direct all the Media Houses to be careful.

ان کے بڑوں کو آپ اپنے پیڈ کے اُوپر لکھ کر بھیجیں۔ This is not tolerable at all.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت اچھا ہوا کہ ایم پی اے صاحب یہاں ایوان میں موجود ہیں۔میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ کل سوشل میڈیا پر سب سے پہلے یہ بات ڈاکٹر عواب علوی جو کہ عارف علوی کے صاحبزادے ہیں نے شروع کی۔اس میں ایم پی اے صاحب کے ساتھ شہباز نامی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ایک ملازم کی تصویر بھی ہے۔دونوں علیحدہ لوگوں کی تصویر سرکل کر کے دکھائی گئی۔ان دونوں یعنی شہباز اور ایم پی اے صاحب کو قاتل کہا گیا۔پی ٹی آئی کا ونگ جو سوشل میڈیا پر ایسی حرکتیں کرتا ہے وہ کسی کو بھی چھوڑنے یا بخشنے کے لئے تیار نہیں۔جب ہم ٹیلیویژن پروگرام سے نکلتے ہیں تو اس کے بعد ہمیں harassment اور گھٹیا گفتگو کے messages آتے ہیں اور ہم انہیں ہر روز face کرتے ہیں۔یہ کوئی طریق کار نہیں کہ آپ سوشل میڈیا کے اُوپر ایسی چیز plant کریں جو کہ unauthentic ہو اور پھر میڈیا اس کو pick کرے۔ایم پی اے صاحب کے تمام کوائف موجود ہیں ان کو پوچھے بغیر اور ان سے بات کئے بغیر یہ خبر چلا دی گئی ہے۔فیصل آباد میں فائرنگ کرنے والے آدمی کی شکل اور ایم پی اے صاحب کی شکل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔پی ٹی آئی نے تو لاشوں کی سیاست کرنی ہے۔ان کے لئے تو کل جشن کا دن تھا کیونکہ ان کو لاش چاہئے تھی جو مل گئی۔یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اور اس کی اجازت ہم انہیں نہیں دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔اس تحریک استحقاق کواستحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی پندرہ دن کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ وسیاحت (چودھری سرفراز افضل): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ پانچ دن کے اندر کمیٹی اس پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! بات یہ ہے کہ اجلاس کے دوران اس پر میٹنگ نہیں ہو سکتی اور اجلاس کے بعد انشاء اللہ فوراً اس کی میٹنگ بلا لی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل انتہائی افسوسناک سانحہ ہوا ہے لیکن یہ نئی بات نہیں ہے۔ روزانہ کنٹینر پر جامعہ حفصہ کی بچیوں اور بچوں کا قاتل راولپنڈی کا ایک شیخ رشید نامی شخص جو کہتا تھا مار دو، جلا دو اور گھیراؤ کر لو۔ میرے ضلع ننکانہ میں 12۔نومبر کو اس شخص نے تقریر کی۔ اپوزیشن ہمارے لئے قابل احترام ہے، عمران خان صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ہم ان کا احترام کرتے ہیں لیکن اسلام کے نام پر بننے والا پاکستان، لا الہ الااللہ کے نام پر بننے والا پاکستان، ڈاکٹر علامہ اقبال کا پاکستان، قائداعظم کا پاکستان، مادر ملت کا پاکستان اور 19 کروڑ عوام کے ایٹمی طاقت پاکستان کو ہم واشنگٹن اور لندن plan کا حصہ نہیں بننے دیں گے۔ عمران خان کو بتانا چاہتے ہیں کہ 16۔دسمبر 1971 کا واقعہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ تم نے کل مریضوں کو ہسپتال میں نہ جانے دیا، تم نے خواتین کے ڈیلیوری کیسز نہ ہونے دیئے، ایمبولینسوں کو ہسپتال نہ جانے دیا، غریب مریض ٹھٹھر ٹھٹھر کر مر رہے تھے، معصوم بچوں اور بچیوں کو سکولوں میں نہ جانے دیا گیا اور پُرامن شہریوں کی دکانوں کو ڈنڈوں سے بند کروایا گیا۔ ایک مزدور جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ گاؤں سے شہر مزدوری کے لئے گیا تو ڈنڈوں سے اس کی شہر میں entry ban کی گئی اور گاڑیوں کو توڑا گیا۔ مجھے بتائیں کہ یہ ایچی سن کالج اور آکسفورڈ کا پڑھنے والا جس کا والد اکرام اللہ خان نیازی PWD میں SDO تھا مگر آج وہ اپنے باپ کا نام بھی اپنے ساتھ نہیں لگواتا اور نیازی نہیں لکھواتا لیکن یہ وہی نیازی ہے جو چار سو کنال جگہ اسلام آباد میں لے کر یہودی لابی کے ایجنڈے پر عمل کر رہا ہے۔ ہم اس کو قبضہ نہیں کرنے دیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 21۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ Order in the House and no cross talk۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: کیا ہمارا بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ میرے لئے بالکل قابل احترام ہیں۔ آپ ان کو قرارداد پیش کرنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! قرارداد کی بات نہیں ہے۔ آپ نے ان کو بولنے کا موقع دیا ہے لیکن مجھے کیوں نہیں موقع دے رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے لئے سب برابر ہیں۔ اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 21۔اکتوبر 2014 کے ایجنڈے پر یہ قرارداد آئی تھی لیکن میں نے چھٹی لی ہوئی تھی جس کی وجہ سے التواء میں آ گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

مجید نظامی (مرحوم) کی نظریاتی صحافت اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"مجید نظامی (مرحوم) نظریات صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"مجید نظامی (مرحوم) نظریات صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"مجید نظامی (مرحوم) نظریات صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجود قراردادیں لیتے ہیں۔پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری قرار دینا

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child) قرار دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child) قرار دیا جائے۔"

جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس قرارداد کو منظور کیا جائے لیکن میں شیخ صاحب سے اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ قانون کے مطابق اس میں تھوڑا سا add کر لیں کیونکہ already ہمارے Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کے تحت حکومت نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو قائم کئے ہیں جو اس وقت لاہور، فیصل آباد، ملتان اور سیالکوٹ میں بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔اس قرارداد کو منظور کیا جائے مگر قانون کے مطابق اس کو add کر لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے لاء منسٹر صاحب اور اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ اپنی جگہ لیکن یتیم بچے اور بچیوں کا بہت برا حال ہے۔اس کے علاوہ ان کا بھی برا حال ہے جن کے والدین اچھے کھاتے پیتے تھے مگر یتیم ہو گئے۔خدانہ کرے کہ کوئی یتیم ہو۔میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس ambit سے بہت باہر ہو کر بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں ان تمام یتیم بچے اور بچیوں کی باقاعدہ فارم "ب" میں entry کرانا چاہتا ہوں جس کی بنیاد میری یہ آج کی قرارداد ہے جس کے تحت ہر یتیم بچی یا بچہ چاہے وہ جتنا مرضی مالدار ہو لیکن وہ state child ہو۔آپ کے علم میں بھی ہے کہ کس طرح properties لوٹی جاتی ہیں۔میں عالم تو نہیں ہوں لیکن اللہ فرماتا ہے کہ "یتیم کے مال کے قریب نہ پھٹکنا" لیکن ہم پھر بھی باز نہیں آ رہے۔بے شمار اندوہناک واقعات ہیں جن میں deprive کیا جاتا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ خدانہ کرے جب کوئی یتیم بچہ یا بچی ہو تو اس کی باقاعدہ اطلاع ہو اور وہ state child ہو۔اس کے لئے صحت،

تعلیم، سروس، روزگار، اس کے لئے بزنس اور اس کو ایک special corridor دیا جائے کہ یہ تمہارے لئے ایک علیحدہ ہے کیونکہ اس کا کوئی نہیں ہوتا۔ آپ کے علم میں اور ایوان میں بیٹھے دوسرے لوگوں کے علم میں بھی ہے کہ کس طریقے سے یتیموں کو تباہ کیا جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس طریقے سے ان کا حق ادا کرے جس طرح حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ "اگر ایک کتّا بھی دریائے نیل پر پیاسا مر گیا تو عمر سے جواب پوچھا جائے گا" میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اسلام کے نام پر یہ ملک لیا تھا اور اگر ہم اس کو واقعی welfare state بنانا چاہتے ہیں تو اس ایوان میں بیٹھا ہر ممبر چاہتا ہے کہ welfare state بنے میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے استدعا ہے کہ خدارا یتیم بچوں اور بچیوں کے لئے اس قرارداد کو اسی طرح ہی پاس کریں اور اس کے ambit کو 180 ڈگری پر پوری طرح گھمایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تمام یتیم بچوں اور بچیوں کو حکومتی ذمہ داری (State Child) قرار دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس کرنے والوں کے لئے مناسب سہولیات فراہم کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے قانون سازی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، proper hospital اور qualified staff کی سہولیات میسر نہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں house job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں

رکھتے۔اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، proper hospital اور qualified staff کی سہولیات میسر نہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں house job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد منظور کی جائے مگر میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ میڈیکل کالجز کے تمام معاملات پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے مطابق ہوتے ہیں اور یہ ادارہ وفاقی حکومت کے under ہے۔اس قرارداد کے آخر میں جہاں لکھا ہوا ہے کہ "پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے قانون سازی کی جائے" تو قانون سازی سے پہلے "وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے" لکھ دیا جائے تو پھر اس قرارداد کو approve کر دیا جائے۔اس میں یہ words add کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد میں یہ words add کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز والے لاکھوں روپے ہر سال ریگولر فیس لیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ داخلے کے وقت دس، پندرہ، بیس اور پچیس لاکھ روپے underhand بھی مانگتے ہیں جس کی کوئی رسید بھی نہیں دیتے۔ یہ ساری

باتیں گورنمنٹ کے علم میں ہیں اور یہ گھناؤنا کاروبار حکومت کی ناک کے نیچے جاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا notice لیا جانا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پھر عرض کرنا چاہوں گا کہ PMDC فیڈرل گورنمنٹ کے ماتحت ادارہ ہے اور یہ تمام معاملات اس کے under ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب میں پرائیویٹ میڈیکل کالجز ایک طالب علم سے 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک وصول کر رہے ہیں لیکن اکثر پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں ایم بی ایس کی پروفیشنل تعلیم دینے کے لئے لیبارٹریز، proper hospital اور qualified staff کی سہولیات میسر نہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں معیاری تعلیم نہیں مل پاتی اور انہیں سرکاری ہسپتالوں میں house job بھی نہیں ملتی اور وہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے لہذا اس ایوان کی رائے ہے کہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی فیسوں اور تعلیمی سہولیات کو regulate اور monitor کرنے کے لئے وفاقی حکومت قانون سازی کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اسے پیش کریں۔

زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہری حدود مقرر کرنے اور نئے شہر بسانے کے اہتمام کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد منظور کی جائے۔ میں اس میں صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں اس کو شامل کیا گیا ہے۔ اگر یہاں اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لی جائے کہ نئے شہر بسانے کا قانون کے مطابق اہتمام کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو بات کہی ہے اور لاء منسٹر صاحب جس قانون کا ذکر کر رہے ہیں تو اس کے تحت ہی لاہور کی urban limit اوکاڑہ تک پہنچا دی اور دوسری طرف گوجرانوالہ تک پہنچا دی ہے۔ اسی قانون کی وجہ سے ہی تو ایل ڈی اے کی limits کہیں کی کہیں چلی گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب urban limits کی بات کر رہے ہیں۔ ان سے پہلے اس پر پوچھ لیا جائے اور اگر واقعی urban limits کی بات کر رہے ہیں تو پھر لاء منسٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو قانون 2013 میں یہیں سے پاس ہوا ہے جس کے تحت ہماری limit اوکاڑہ تک چلی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وزیر صاحب قانون کے مطابق کئے جانے کی ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو اعتراض نہیں تو کیا اس کو شامل کر لیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے قانون پاس کیا ہے ظاہر ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر حکومت نے پاس کیا ہے۔ اب لاہور شہر کی حدود کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں جو زمین vicinity کے اندر ہوتی تھی اس میں سبزیاں، پھل اور ڈیری فارم بنتے تھے اور یہ چیزیں شہر میں میسر ہوتی تھیں جو سستی بھی ہوتی تھیں۔ اس کے نتیجہ میں شہر کا ماحول بھی درست رہتا تھا۔ اس کے علاوہ اگر آپ چھوٹا یونٹ بنائیں گے تو پانی کی سپلائی اور سیوریج کا سسٹم بھی آسانی سے میسر کر سکتے ہیں اور اچھی پلاننگ کر سکتے ہیں۔ آپ جتنا شہر کو بڑا کرتے جائیں گے جس طرح کراچی ہے جس کی آبادی ڈیڑھ دو کروڑ ہو گئی ہے اور وہ ستر اسی کلو میٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ جہاں مافیا بن جاتے ہیں اور کوئی قابو میں نہیں آتا وہاں روز لاشیں گرتی ہیں۔ آپ شہروں کو جتنا بڑا کر دیں گے تو اس

کے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بھی مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ میں نے اس sense میں یہ قرارداد دی ہے اور ہاؤس بھی جانتا ہے جس کا میں حوالہ دیتا ہوں کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جب اٹلی کے دورہ پر گئے تو وہ Mussolini کو ملنے گئے جو وہاں کا آمر تھا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دوران گفتگو یہ بات بتائی کہ اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہ بات کہی تھی کہ اپنے شہروں کو محدود اور چھوٹا رکھیں تو وہ اس بات پر پھڑک اٹھا اور اس نے حیرت سے کہا کہ یہ بات آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے کی تھی تو وہ تو اس حوالے سے بہت بڑے statesman تھے۔ منسٹر صاحب اس میں اضافہ کرانا چاہتے ہیں تو کرالیں ظاہر ہے کہ متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہو جائے گی لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ اس کی sense کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس کی کوئی چیکنگ نہیں ہوتی اور شہروں کے ساتھ بے محابہ ہاؤسنگ کالونیاں بن جاتی ہیں اور ٹی ایم اے وہاں پر سیوریج، پانی اور نہ ہی کوئی سہولت دیتے اور صرف اپنے پیسے کھڑے کر لیتے ہیں۔ یہ سارا ایک mess ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے اس حوالے سے صحیح ترجمانی کی ہے۔ میں جو sense چاہتا ہوں اس کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے۔ یہ قرارداد صرف فائل کے اندر دب نہیں جانی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں محرک سے قرارداد کی وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا اہتمام کیا جائے۔ یہاں ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمارے دیہاتی زرعی علاقہ کو محفوظ کیا جائے اور بچایا جائے۔ ہم جب نئے شہر بنائیں گے تو وہ کس جگہ بنائیں گے۔ اس کے لئے بھی کوئی زرعی رقبہ حاصل کرنا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ زرعی زمینوں کے تحفظ کے لئے شہروں کی حدود مقرر کی جائیں اور پرانے شہروں کو وسعت دینے کی بجائے نئے شہر بسانے کا قانون کے مطابق اہتمام کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد محترمہ لبنیٰ فیصل صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش رکاوٹوں کو دور کرنے کا مطالبہ

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جا سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جا سکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بیرون ممالک رہنے والے پاکستانیوں کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے حصول میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے تاکہ ایک ہفتہ کے اندر تمام process کو مکمل کیا جا سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ چودھری صاحب! اسے پیش کریں۔

ملک میں ضرورت سے زائد گندم کی پیداوار کے باوجود 16 کروڑ ڈالر سے زائد مالیت کی گندم درآمد کرنے کے معاملہ کی فوری انکوائری کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم

کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! درآمد اور برآمد فیڈرل گورنمنٹ سے related ہے اور ان کی اجازت کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں صرف یہ تبدیلی کر دیں کہ شروع میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کر لیا جائے اور اس کے بعد اس قرارداد کو منظور کر لیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ نے درآمد پر پابندی لگائی ہے جو حکومت کا اس پر بہت بہترین قدم ہے۔ اس پر فیڈرل گورنمنٹ نے 20 فیصد ڈیوٹی لگا کر اس طرح کی درآمد کو discourage کیا ہے اور روکا ہے۔ جناب چیمہ صاحب کے علم میں یہ بات ہو گی۔ یہ اس کا بھی ذکر کریں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اس پر already action لیا ہے اور 20 فیصد ڈیوٹی لگائی ہے جس کی وجہ سے اب import نہیں ہو رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے تو فیڈرل گورنمنٹ نے حکومت پنجاب کی کوششوں کی وجہ سے ECC میں یہ منظوری 14-11-07 کو Ministry of Finance and Revenue حکومت پاکستان نے کی ہے کہ گندم کی درآمد پر 20 فیصد regulatory duty عائد کی ہے جو شیخ صاحب بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وہ صرف حکومت پاکستان سے مطالبہ کی ترمیم چاہتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا مطالبہ تو یہ ہے کہ تحقیقات کی جائے اور ان عناصر کو بے نقاب کیا جائے۔ میرے علم میں 20 فیصد ڈیوٹی والی بات ہے جو بہتر ہے لیکن کم از کم ان عناصر کو بے نقاب تو کیا جائے جنہوں نے یہ سارا کچھ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں حکومت پاکستان شامل کر لیتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں موجودہ سال گندم کی ضرورت سے زائد پیداوار ہونے کے باوجود 16 کروڑ 74 لاکھ ڈالر مالیت کی 6 لاکھ 46 ہزار ٹن گندم کی درآمد کے معاملہ کی فوری تحقیقات کروائی جائے اور گندم درآمد کروانے والے عناصر کو بے نقاب کر کے ذمہ داروں کو کڑی سزا دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید صاحب آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب میں کمرشل کالجز اور کامرس کالجز کے اساتذہ پچھلے دو تین ماہ سے احتجاج پر ہیں کیونکہ کامرس کالجز اور کمرشل انسٹیٹیوٹ کا انتظام پہلے ٹیوٹا(TEVTA) کے پاس تھا اور اب وہ جنرل ایجوکیشن محکمہ تعلیم کے پاس آگیا ہے اور انہیں گزشتہ کئی ماہ سے تنخواہیں نہیں مل رہیں جس کی وجہ سے وہ احتجاج کر رہے ہیں، یہ پرائم ٹائم ہے کیونکہ امتحانات قریب ہیں اور بچوں کی کلاسز نہیں ہو رہیں، جب اساتذہ کے چولہے بجھیں گے تو وہ کس طرح بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کے حل کی طرف فوری توجہ دلائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وزیر تعلیم یہاں پر موجود نہیں ہیں وہ صبح آتے ہیں تو ان سے اس کا جواب لے لیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! مختصر بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے بہت لمبی لمبی تقریریں کی گئی ہیں اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے تو ہمیں بھی مہربانی کر کے اتنا ہی وقت دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو بھی سپیکر صاحب نے وقت دیا تھا اور اس کے بعد آپ نے واک آؤٹ بھی کیا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے تو بات ہی نہیں کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا احتجاج بھی ریکارڈ ہو گیا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہر کوئی اپنی رائے رکھتا ہے اور اپنے خیالات کے مطابق اس کا اظہار کرنا چاہتا ہے تو میرا خیال ہے کہ سب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی علیحدہ سے بھی بات کرنا چاہتا ہے تو اسے کرنے دینی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ صبح بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پہلے ہی صبح سے مجھے وقت نہیں دیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! صبح اگر آپ بات کر لیں تو میں آپ کو وقت دوں گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ ابھی دو منٹ بس میری بات سن لیں۔ جو ہمارا شہری بھائی شہید ہو گیا ہے اگر آج ہم ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کے لئے یہاں فاتحہ خوانی کروا لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ہم سب کو اس کی وفات کا افسوس ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 10۔دسمبر 2014 صبح 10:00 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔